A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark
perfect24u.com

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت ہفتم

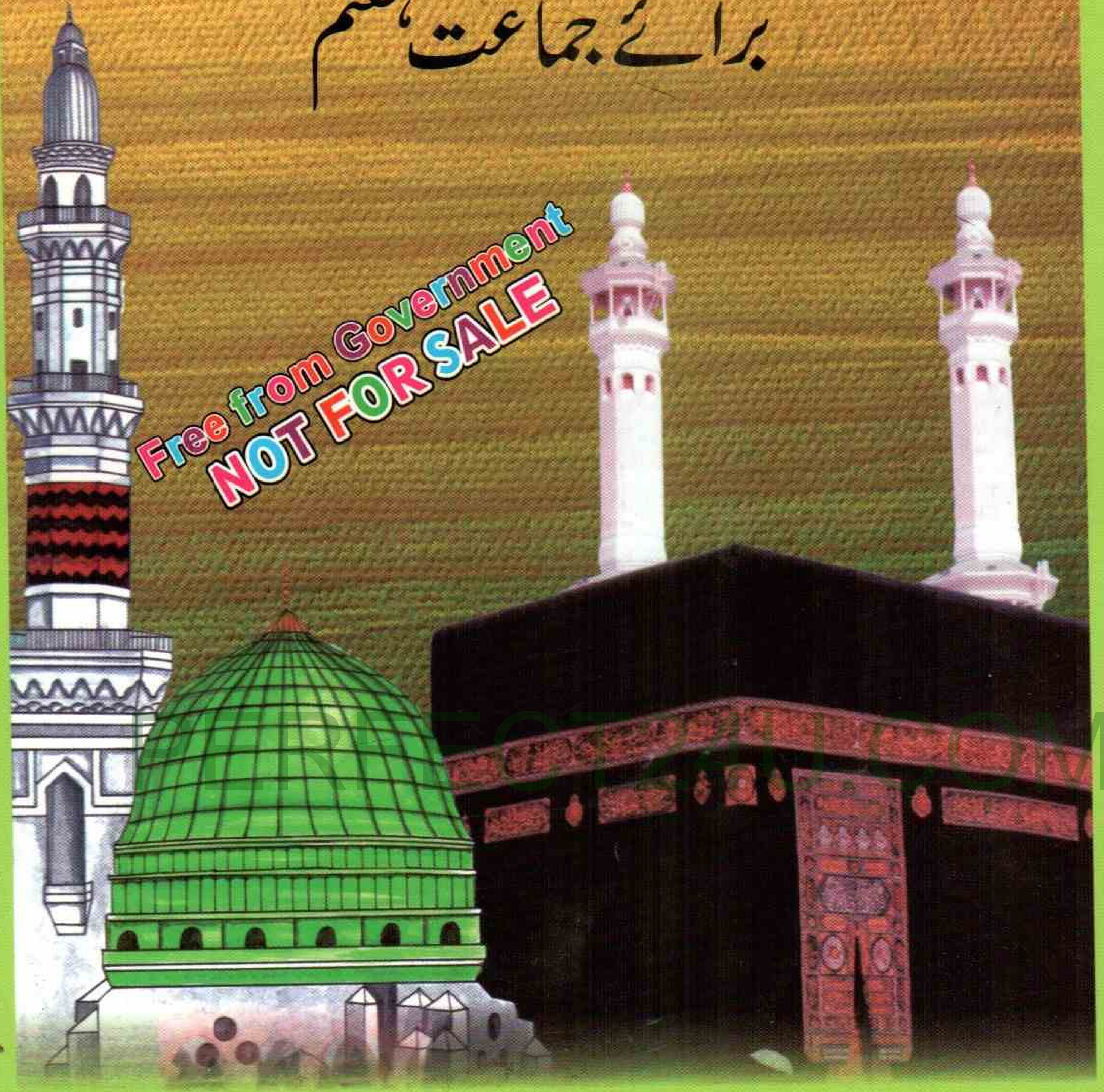

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

perfect24u.com

perfect24u.com

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت ہفتم

PERFECT24U.COM

Published by:
Leading Books Publisher

perfect24u.com

پیش لفظ

اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہونے کی بناء پر اہل وطن کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا پاکستان کے آئین کا حصہ ہے، جس کے آرٹیکل ۳۱ کی رو سے حکومت پاکستان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دینی تعلیم و تربیت کے لئے اسلامیات کی تدریس کا موثر انتظام کرے۔

لہذا وزارت تعلیم نے نیا نصاب ۲۰۰۶ء مرتب کرایا جس میں ملک کے نامور علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کی آراء سے استفادہ کیا گیا۔ نئے نصاب ۲۰۰۶ء میں طلبہ کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے درسی مواد کو آسان اور عام فہم بنایا گیا ہے - یہ بھی کوشش کی گئی کہ اس سے جدید دور کے تقاضوں کی تکمیل ممکن ہو سکے۔

زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں ساتویں جماعت کے طلبہ کے لئے قرآن کریم کی چند سورتوں اور آیات کریمہ کا حفظ و ترجمہ، رسالت اور اس کے تقاضے، اسلام میں عبادت کا تصور، زکوۃ اور دعا کی اہمیت و فضیلت، اسوۂ حسنہ، معاشرتی اخلاق و آداب اور مشاہیر اسلام جیسے اہم اور مفید موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اسلامی تعلیمات سے روشناس ہو کر معاشرے کے مفید افراد بن سکے اسلامی تعلی... لازمی جز بنا کر دنیا و آخرت میں فلاح و کامیا...

perfect24u.com

4	باب چہارم	اخلاق وآداب	47
		(۱) سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت	47
		(۲) میانہ روی	54
		(۳) مساوات	59
		(۴) محنت کی عظمت	64
		(۵) ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات	69
		(۶) حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان اور مریض)	73
5	باب پنجم	ہدایت کے سرچشمے / مشاہیر اسلام	81
		حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا	81
		حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ	86
		صلاح الدین ایوبی	90
		علامہ ابن خلدون	94

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	باب اول　القرآن الکریم	01
	(ا)　ناظرہ قرآن	01
	(ب)　حفظ قرآن	01
	(ج)　حفظ و ترجمہ	03
2	باب دوم　ایمانیات و عبادات	05
	(ا)　ایمانیات	05
	(۱)　رسولوں پر ایمان (رسالت اور اس کے تقاضے)	06
	(ب)　عبادات	13
	(۲)　دعا کی اہمیت و فضیلت	17
	(۳)　زکوٰۃ	22
3	باب سوم　سیرت طیبہ	27
	(۱)　شانِ رسالت اور ختم نبوت	27
	(۲)　فتح مکہ	28
	(۳)　غزوہ حنین	32
	(۴)　غزوہ تبوک	36
	(۵)　خطبہ حجۃ الوداع	39
	(۶)　وصال	43

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

باب اول

القرآن الکریم

الف۔ ناظرہ قرآن ۱۳تا۲۰ (آٹھ پارے)

ب۔ حفظِ قرآن

سُوۡرَۃُ الضُّحٰی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

PERFECT24U.COM

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾

وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ

فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا

فَهَدٰی ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ

فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ

فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سُورَةُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۙ ﴿٢﴾ وَقَالَ
الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۙ ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا ۗ ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ
يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۗ ﴿٦﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَّرَهُ ۗ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ﴿٨﴾

PERFECT24U.COM

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ ﴿٤﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۗ ﴿٥﴾ فَأَمَّا مَنْ
ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ ﴿٨﴾ فَأُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ۗ ﴿٩﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۗ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

1

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ

وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

ترجمہ:

اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔

اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

اے ہمارے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو

اور (اے ہمارے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے۔

اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

PERFECT24U.COM

2

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا

قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

ترجمہ: میرے پروردگار! (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے۔ اور میرا کام آسان

کردے۔ اور میری زبان کی گرہ ہے کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

سوال نمبرا: مختصر جوابات دیجئے۔

ا: پارہ ۱۳ تا ۲۰ میں کون کون سی سورتیں شامل ہیں؟

ب: سورت الکھف میں کتنے رکوع ہیں؟

ج: پارہ ۱۳ تا ۲۰ میں کتنی مکیّ اور مدنی سورتیں ہیں؟

د: پارہ ۱۳ کا آغاز کس سورت اور کس آیت سے ہوتا ہے؟

ھ: پارہ ۲۰ کا آغاز اور اختتام کن آیات پر ہوتا ہے؟

PERFECT24U.COM

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا اردو ترجمہ کیجئے۔

لَا تُؤَاخِذنَا، نَسِينَا، اِصْرًا، لَا تُحَمِّلْنَا، اُنْصُرْنَا، رَبِّ صَدْرٌ، عُقْدَةٌ، يَفْقَهُوْا، رَبَّنَا

سوال نمبر۳: اعراب لگائیں۔

الضحٰی ، يعطيك، عائلا ، السائل، زلزالها، ليروا، موازينه ، حامية، منفوش

عملی سرگرمی: سورت الضحیٰ، سورت الزلزال اور سورت القارعہ کی قراءت و تجوید کا طلبہ کے درمیان مقابلہ کروائیں اور اچھے حافظ و قاری کو اپنی طرف سے انعام دیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انھیں میں سے پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے ہیں اور کتاب (قرآن) اور حکمت و دانائی سکھاتے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

ضرورت و اہمیت:

اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی میں فلاح و کامیابی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کے احکام کی تعمیل کا نام ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟ انسان یہ کیسے معلوم کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کن کاموں کا حکم دیا ہے اور کن سے منع کیا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ انسانی فطرت اور عقل سلیم انسان کے لیے اچھا رہنما ہے جس سے وہ اچھے اور برے کاموں میں تمیز کرسکتا ہے تاہم بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان وحی کی تعلیمات کا محتاج ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ انسانوں کی سوچ اور رائے میں اختلاف ہوسکتا ہے اس لیے بھی انسان اپنی عقل سے کامیابی کے راستے کا تعین نہیں کرسکتا۔ جس طرح ایک انسان اپنی پیدائش اور خلقت میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اسی طرح انسان کو دنیوی اور اُخروی زندگی میں فلاح و کامیابی پانے کے لیے تعلیمات وحی کی ضرورت ہے۔

PERFECT24U.COM

ختم نبوت

اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا ہے اسی وقت سے انبیاء اور رسولوں کے ذریعے ہدایت کا سلسلہ بھی قائم کیا۔ نبوت و رسالت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے یہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ تعلیمات قرآن مجید و سنت نبوی کی صورت میں محفوظ ہیں۔ ارشاد ربانی ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝

ترجمہ: "محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں"

رسولوں پر ایمان:

بعثت نبوی سے پہلے دوسرے عقائد اور اعمال کی طرح رسولوں پر ایمان کا عقیدہ بھی غیر واضح تھا۔ کہیں پر انبیاء کرام کو معبود کا درجہ دیا جاتا تھا اور کہیں ان کو ایک عام انسان کے درجے سے بھی نیچے گرا دیا جاتا تھا۔ اسلام نے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب دوم

ایمانیات و عبادات

ا۔ ایمانیات

رسالت کا معنی اور مفہوم:

عقیدہ رسالت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر کوئی بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ رسالت کے لفظی معنی پیغام پہنچانے کے ہیں۔ رسالت اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان پیغام رسانی کے اس نظام کا نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ تمام بندوں میں اس ذمہ داری کے لیے منتخب فرماتا ہے اس کو رسول یا نبی کہتے ہیں۔ نبی کے معنی خبر دینے والا اور رسول کے معنی پیغام پہنچانے والا ہیں۔

انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل کی جاتی ہے، وہ اپنے معاشرے کے صالح ترین اور متقی انسان ہوتے ہیں، ہر قسم کے گناہوں اور لغزشوں سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات انسانوں پر تلاوت کرتے ہیں، ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو روحانی و جسمانی پاکیزگی کی تعلیم دے کر برائیوں سے پاک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

اس کی وضاحت کی اور بتایا کہ تمام انبیاء کرام اگرچہ عام انسانوں سے بلند ہیں لیکن اس کے باوجود وہ سب کے سب انسان ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انہی میں سے انبیاء مبعوث فرمائے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(سورة الكهف آيت نمبر ١١٠)

ترجمہ: میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔

مشرکین مکہ نے بھی جب یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ہمارے جیسے انسان کی بجائے کسی فرشتے کو کیوں نہیں بھیجا تو قرآن میں اس کا جوب یوں دیا گیا۔

PERFECT24U.COM

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝

(سورة بنى اسرائيل آيت نمبر ٩٥)

ترجمہ: کہدو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ) اس میں چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔

انبیاء کرام نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں بلکہ ان کا عملی نمونہ بھی پیش کرتے ہیں۔ لہذا یہ عقیدہ رسالت کا بنیادی جزو ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ بشر ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

منصب رسالت کوئی بھی انسان محنت اور ریاضت سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے جو اس شخص کو ملتا ہے جسے اللہ تعالیٰ منتخب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲۵)

ترجمہ: اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (رسالت کا کون سا محل ہے اور) وہ اپنی پیغمبری کسے عنایت فرمائے۔

عقیدہ رسالت کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام وہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں جس کا انہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

PERFECT24U.COM

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾

(سورۃ النجم آیت نمبر ۳،۲)

ترجمہ: وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق انبیاء کرام ہر قسم کی غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں اس لیے کہ وہ احکام الٰہی کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں ان کا ہر قول حق اور ہر عمل صحیح ہوتا ہے۔ ہر نبی کی پوری زندگی ایک صاف اور روشن آئینہ کی مانند ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ یعنی ایک مثالی نمونہ مقرر فرماتا ہے اور نبی کی اتباع میں ہی نجات ہوتی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رسالت کے تقاضے

رسالت بنی نوع انسان کے لیے عطیہ الٰہی اور سب سے عظیم نعمت ہے۔ عقیدہ رسالت کے چند اہم تقاضے درج ذیل ہیں۔

ا۔ ایمان:

عقیدہ رسالت کا اولین تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام پر صدقِ دل سے ایمان لایا جائے اور انھیں قول و فعل میں سچا مانا جائے۔ حقیقی فلاح و نجات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے بہتر اور کوئی راستہ نہیں۔ جب کسی انسان کا یہ یقین بن جائے تو وہ ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

ترجمہ: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اپنا پروردگار، اسلام کو اپنا دین، اور محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو اپنا رسول خوشی سے جان لیا تو (سمجھ لے) کہ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

PERFECT24U.COM

۲۔ اطاعت:

رسالت کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول کی اطاعت کی جائے، زندگی کے تمام معاملات میں اس کی تعمیل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

(سورۃ النساء آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے، اس لیے کہ رسول کا حکم اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

(سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰)

ترجمہ: جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔

۳۔ محبت:

رسالت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لا کر نہ صرف اطاعت کی جائے بلکہ دل وجان سے ان سے محبت بھی کی جائے۔ اس لیے کہ رسول انسانیت کا محسن ہوتا ہے، وہ راہ راست کی تلقین کرتا ہے اور انسانی معاشرہ کو برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ رسول کی محبت اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

PERFECT24U.COM

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

رسول کی محبت ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے، جس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے یوں فرمائی ہے "کہ کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے باپ، بیٹے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔" (بخاری: کتاب الایمان)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لا کر سنت رسول کی مکمل پیروی کریں۔ اسی طرح ہم دنیوی اور اخروی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق

PERFECT24U.COM

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

۱۔ رسولوں پر ایمان، قرآنی آیات کی روشنی میں مفصل تحریر کریں۔

۲۔ عقیدہ رسالت کے تقاضوں پر قرآن وحدیث کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ رسالت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

۲۔ منصب رسالت کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

۳۔ عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

۴۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کا ترجمہ لکھیں۔

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ رسالت کے لفظی معنی کیا ہیں (پیغام، پیغام لینا، پیغام پہنچانا)

۲۔ انبیاء کرام کیا تھے؟ (جنات، فرشتے، انسان)

۳۔ بعثت انبیاء کا مقصد کیا ہے؟ (ہدایت دینا، اطاعت کرنا، عزت واحترام کرنا)

۴۔ رسالت کا اولین تقاضا کیا ہے؟ (رسولوں پر ایمان لایا جائے، رسولوں کا احترام کیا جائے، رسولوں کی زیارت کی جائے۔)

NOT FOR S

perfect24u.com

perfect24u.com

4: صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل کی جاتی ہے،

۲۔ اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا ہے اس وقت سے رسالت کا سلسلہ بھی قائم کیا ہے۔

۳۔ تما انبیاء کرام فرشتے تھے۔

۴۔ والدین کی محبت اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جانے کا ذریعہ ہے۔

خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

PERFECT24U.COM

ا۔ نبی کے لفظی معنی ---------------------- ہے۔

۲۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے منصب رسالت کے لے منتخب فرماتے ہیں اس کو ---------------------- کہتے ہیں

۳۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سلسلہ ---------------------- کی آخری کڑی ہیں۔

۴۔ تمام انبیاء کرام معاشرہ کے صالح ترین اور ---------------------- انسان ہوتے ہیں۔

FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

(ب) عبادات

عبادت عربی زبان کے لفظ "عبد" سے نکلا ہے، جس کے معنی بندگی، اطاعت اور تعمیلِ حکم کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں کسی کی بالادستی اور برتری کو تسلیم کر کے اس کے مقابلے میں اپنی آزادی اور خودمختاری سے دست بردار ہونے، سرتابی و مزاحمت کو چھوڑ کر اس کے سامنے اپنی عاجزی وانکساری کے اظہار کرنے کو عبادت کہتے ہیں۔

اسلام میں عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا الٰہ اور رب مان کر اس کی پرستش و بندگی اور اطاعت کی جائے، تکلیف اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جائے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور مہربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے دل وجان اور شوق و محبت سے اس کے ہر حکم کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کی جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

PERFECT24U.COM

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾

(سورہ فاتحہ آیت نمبر ٤)

ترجمہ: اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق عبادت کا ایک مخصوص مفہوم ہے جس سے مراد وہ متعین صورتیں ہیں جو اسلام نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مقرر کی ہیں اور ان کے لئے امتیازی شعائر اختیار کئے ہیں۔ ان کے لئے اوقات، مقداریں اور کیفیات متعین کر دی ہیں جن میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت کے معروف معنوں میں عبادت نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو کہتے ہیں جو اسلام کے نمایاں مظاہر ہیں اور جنہیں ارکان اسلام کا نام دیا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اس کے علاوہ عبادت کا ایک وسیع اور عام مفہوم بھی ہے جس کے مطابق عبادت ہر اس عمل کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ایک مسلمان کے ہر عمل کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو، عبادت کا نام دیا جاتا ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عبادت ایک مسلمان کی تمام زندگی پر محیط ہے، اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۶۲)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

(سورۃ الذریت آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

مختصر یہ کہ قرآن وسنت کی روشنی میں عبادت کے تین پہلو ہیں جن میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

عبادت کے دوسرے پہلو کو حقوق اللہ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ عبادات ہیں جن کے ذریعے افراد کی تربیت کی جاتی ہے، مثلاً نماز کے بارے میں بتا گیا ہے کہ یہ فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہو جانے سے روکنا ہے۔ روزے کی فرضیت کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے جبکہ حج اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کی خاطر

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

جان و مال اور تمام تر خواہشات قربان کرنے کا نام ہے۔

عبادت کے تیسرے پہلو کا تعلق حقوق العباد سے ہے، یہ انسان کے اس رویے کا نام ہے جو وہ دوسرے انسانوں، حیوانوں اور نباتات کے ساتھ روا رکھتا ہے، اس لئے مومن کو تمام انسانوں اور دیگر مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۸۳)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اور لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلام کے صحیح اصولوں کے مطابق قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بسر کریں تا کہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہم کنار ہوسکیں۔

مشق

(1) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

درج ذیل سوالات کے معنی و مفہوم اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

(۱) اسلام میں عبادت کے معنی و مفہوم اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

(۲) اسلام میں عبادت تمام زندگی پر محیط ہے، وضاحت کریں۔

(2) درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(۱) عبادت کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(۲) عبادت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

NOT FOR

perfect24u.com

perfect24u.com

(۴) وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا ترجمہ وتشریح کریں۔

(3) خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کریں۔

(۱) عبادت عربی زبان کے لفظ "..........." سے نکلا ہے۔

(۲) عبادت کے معنی بندگی، .... اور تعمیلِ حکم کے ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور .... کے لئے پیدا کیا ہے۔

(۴) نماز .... سے روکتی ہے۔

PERFECT24U.COM

(4) صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

(۱) سورہ فاتحہ میں مومن کو ایک اللہ سے مدد مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(۲) زکوٰۃ فحش اور برائیوں سے روکتی ہے۔

(۳) روزے کی فرضیت کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔

(۴) حج کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہو جانے سے روکنا ہے۔

(5) درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۱) سبق میں عبادت کے کتنے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

(دو، تین، چار)

(۲) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس لئے پیدا کیا ہے؟

(عبادت کے لئے، کمانے کے لئے، کھانے کے لئے)

(۳) عبادت کا اولین مقصد کیا ہے؟

(اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا، والدین کی خدمت کرنا)

(۴) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ دعا کی اہمیت وفضیلت

معنی اور مفہوم:

دعا عربی زبان میں پکارنے اور مانگنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔

دعا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی سے نہ مانگی جائے۔ انسان پیدائشی کمزور اور محتاج ہے۔ ضرورت اور تکلیف کے وقت انسان دوسروں کو پکارتا ہے اور مدد کا طلب گار رہتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں مومنوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا کریں اس لیے کہ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

PERFECT24U.COM

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۶)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دیجیے کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہی ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

(سورۃ ق آیت نمبر ۱۶)

ترجمہ: اور ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا انسان کی فطرت کا تقاضا بھی ہے اور حاجت و مجبوری بھی۔ اس لیے کہ انسان اپنے رب کا بندہ ہے اور اسی کا محتاج ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان پنج گانہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی یہ آیت اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے:

PERFECT24U.COM

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۴﴾

(سورۃ الفاتحۃ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مومن نہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کرتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مدد کے لیے پکارتا ہے۔ دعا میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ انسان کو جس چیز کی طلب اور جستجو ہو، اسے حاصل کرنے کے لیے بھرپور محنت اور کوشش کرتا رہے۔ قرآن مجید میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان جس چیز کے لیے محنت کرتا ہے اس کا صلہ ضرور ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

(سورۃ النجم آیت نمبر ۳۹)

ترجمہ: اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

دعا کی فضیلت:

قرآن وحدیث میں دعا کی بہت فضیلت آئی ہے، دعا کو بہترین عبادت کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کے قریب وہ بندے ہوتے ہیں جو زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے کہ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد اللہ ہے۔ دعا کے بارے میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اس سے انسانی تقدیر ہی بدل جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پختہ عزم کے ساتھ دعا مانگنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک اور مقام پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے:

PERFECT24U.COM

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ)

ترجمہ: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا۔ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم دعا کی اصل حقیقت سے آگہی حاصل کریں۔ اپنی تمام تر زندگی احکام الٰہی کے مطابق ڈھالیں۔ محنت ومشقت کو اپنا شیوہ بنائیں۔ تکالیف اور مصائب میں صبر، برداشت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل کوشش کریں اور پھر اپنے رب سے کامیابی وکامرانی کی دعا مانگیں۔ اسی طرح ہم اپنی قوم وملت کی تقدیر کو بدل سکتے ہیں اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(۱) دعا کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟

(۲) اسلام میں دعا کی اہمیت کیا ہے؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

PERFECT24U.COM

۱۔ قرآن مجید میں مومنوں کو کس سے مدد مانگنے کی تلقین کی گئی ہے؟

۲۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ کا ترجمہ لکھیں۔

۳۔ حَبۡلُ الۡوَرِیۡد کے معنی لکھیں۔

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ عربی زبان میں دعا کا کیا معنی ہے؟ (پکارنا، خاموش رہنا، رونا)

۲۔ اللہ تعالیٰ انسان کے کون سے عضو سے بھی زیادہ قریب ہے؟

(دل، شہ رگ، دماغ)

۳۔ حدیث طیبہ کی رو سے رحمت کے دروازے کس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں؟

(جو دعا کا دروازہ کھول دے، جو مسجد کا دروازہ کھول دے، جو گھر کا دروازہ کھول دے)

۴۔ دعا کی قبولیت کی اساس کیا ہے؟ (خلوص نیت، محنت، دوسروں کی مدد)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا انسان کی فطرت کا تقاضا ہے۔

۲۔ دعا سے انسانی تقدیر ہی بدل جاتی ہے۔

۳۔ صبر کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔

۴۔ بہترین دُعا لا الہ لاالله ہے

5 خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ دعا عربی زبان میں ـــــــــــــــــــــــــــــــ کو کہتے ہیں۔

۲۔ اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام جو ـــــــــــــــــــــــــــ سے مانگی جائے۔

۳۔ عمل کیلئے ضروری ہے کہ وہ ـــــــــــــــــــــــــــــ کے مطابق ہو۔

اللہ تعالیٰ انسان کی ـــــــــــــــــــــ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ زکوٰۃ (فضیلت اور معاشرتی اہمیت)

معنی اور مفہوم:

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاک کرنے کے ہیں۔ جو مسلمان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مال کو پاک کر لیتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے دل کو بھی دولت کی ہوس اور لالچ سے پاک کر لیتا ہے۔ مال و دولت کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور اسی کے حکم پر اپنی دولت کو قربان کرتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک مسلمان کے دل میں یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ اس کی اپنی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی ایک امانت ہے۔ اس احساس کے تحت ایک مسلمان اپنے تمام تر معاشی معاملات کو احکام الٰہی کے تابع بنا لیتا ہے

زکوٰۃ کا دوسرا نام صدقہ بھی ہے جس کا اطلاق عام طور پر ہر مالی اور جسمانی امداد اور نیکی پر بھی ہوتا ہے، لیکن فقہی اصطلاح میں زکوٰۃ صرف اس مالی عبادت کو کہتے ہیں جو ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو مقررہ نصاب کا مالک ہو۔

PERFECT24U.COM

زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ قرآن مجید میں ایمان کے بعد جہاں بھی اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے تو بالعموم دو اعمال یعنی نماز اور زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے۔ ایک سچے مومن کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

> اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۷﴾
>
> (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۷۷)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا اور قیامت کے دن ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسمانی عبادات میں نماز اور مالی عبادات میں زکوٰۃ کا درجہ سب سے بلند ہے۔ نماز خالق ومخلوق کے درمیان باہمی سلسلہ اور رابطہ کا نام ہے تو زکوٰۃ انسانوں کے درمیان ہمدردی اور ایک دوسرے کی امداد اور معاونت کا نام ہے۔

زکوٰۃ کی فضیلت

زکوٰۃ ایک کثیر المقاصد مالی عبادت ہے انسان کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر اس کے دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ سے معاشرے کے غریب افراد کی مدد کی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانے اور ان کی مالی مدد کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔

PERFECT24U.COM

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّاَسِيرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُورًا ﴿٩﴾

(سورة الدهر آيت نمبر ٨، ٩)

ترجمہ: اور (باوجود یہ کہ خود ان کو کھانے کی چاہت ہوتی ہے) وہ فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بھی ہمیشہ معاشرے کے نادار اور غریب لوگوں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ ایک اہم مالی عبادت کے ساتھ ساتھ ایک معاشرتی اصلاحی عمل بھی ہے جس سے بہت ساری برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ معاشرے میں زیادہ تر بگاڑ اور معاشرتی خرابیاں دولت کی کثرت اور قلت سے پیدا ہوتی ہیں۔ کثرت دولت کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

(سورۃ التکاثر آیت نمبر ۱،۲)

ترجمہ: (لوگو) تم کو زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے کی خواہش نے غفلت میں ڈالے رکھا۔ یہاں تک تم نے قبریں جا دیکھیں۔

ایک اور جگہ دوسری معاشرتی خرابیوں کے ساتھ ان لوگوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جو مال دولت کو گن گن کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM

وَيۡلٌ لِّـكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾
يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ‌ ۚ﴿۳﴾

(سورۃ الھمزہ آیت نمبر ۱،۲،۳)

ترجمہ: ہر غیبت کرنے والے اور طعنہ دینے والے کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کے رکھتا ہے۔ شاید وہ خیال کرتا ہے اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا۔

معاشرے کے دولتمند افراد تنگدست افراد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں یہ مال دولت اُن کا ذاتی وصف اور کمال ہے۔ دوسری طرف نادار لوگ مالداروں کے ساتھ بغض اور نفرت رکھتے ہیں جس سے معاشرتی تضاد

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اور طبقاتی کشمکش جنم لیتی ہے۔ پورا معاشرہ اس کی زد میں آجاتا ہے اور معاشرتی تباہی یقینی ہو جاتی ہے۔

اسلام نے زکوٰۃ کی فرضیت سے اس معاشرتی تضاد کا خاتمہ کیا ہے اور زکوٰۃ کی وجہ سے دولت معاشرے کے چند افراد کے ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی۔ دولت کی گردش سے ایک طرف معاشی ترقی کا راستہ کھل جاتا ہے تو دوسری طرف بہت ساری معاشرتی خرابیوں کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(۱) زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں تحریر کریں۔

(۲) زکوٰۃ کی فضلیت پر نوٹ لکھیں۔

PERFECT24U.COM

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ زکوٰۃ کے نصاب سے کیا مراد ہے؟

۲۔ زکوٰۃ کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

۳۔ قرآن مجید میں مال جمع کرنے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

۴۔ کن لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ان پر خوف نہیں ہو گا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ زکوٰۃ کا لفظی معنی کیا ہے؟ (پاک کرنا، عبادت کرنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا)

۲۔ زکوٰۃ کا دوسرا نام کیا ہے؟ (صدقہ، سخاوت، شجاعت)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ هُمَزَةٍ کے معنی ہیں: (طعنہ دینے والا، غیبت کرنے والا، نماز چھوڑنے والا)

۴۔ قرآن مجید کی رو سے انسان کو کس چیز کی حرص نے غفلت میں رکھا ہے؟

(کثرتِ مال، آسائش، زندگی)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ زکوٰۃ ایک جسمانی عبادت ہے۔

۲۔ زکوٰۃ ہر مسلمان مرد وزن پر فرض ہے۔

۳۔ زکوٰۃ کا دوسرا نام قربانی بھی ہے۔

۴۔ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی ہے۔

5 خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

PERFECT24U.COM

ا۔ قرآن مجید میں ایمان کے بعد جہاں بھی اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے

تو بالعموم دو اعمال یعنی ۔۔۔۔۔ اور زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے۔

۲۔ **التَّکَاثُر** کے معنی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

۳۔ زکوٰۃ انسانوں کے درمیان ہمدردی اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا نام ہے۔

۴۔ ہر غیبت کرنے والے اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دینے والے کے لیے خرابی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب سوم

سیرت طیبہ

شانِ رسالت اور ختم نبوت:

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انسانوں کی رہنمائی کیلئے اپنے خاص بندے بھیجے، جن کو انبیاء و رسل کہتے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّاخَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (سورۃ فاطر آیت 24)

ترجمہ: ''اور کوئی امت نہیں مگر اس میں ہدایت والا گزر چکا ہے (یعنی ہر ایک قوم میں ہم نے پیغمبر بھیجا تھا ڈرانے کو)''

سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے تمام انبیاء کرام کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کو عقیدۂ رسالت کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت/ رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا۔

PERFECT24U.COM

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی کسی بھی صورت نہیں آئے گا۔ اب اگر کوئی بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کذّاب (جھوٹا) ہوگا اور قرآن وحدیث کی رو سے مسلمان نہیں کہلائے گا۔

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان کے لئے ایمان رکھنا نہایت ضروری ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلایا جاسکتا۔

عقیدۂ ختم نبوت کی مثال درخت کے تنے کی سی ہے۔ اسلام کے دیگر اعمال مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، اور حج وغیرہ کی مثال شاخوں کی سی ہے۔ جس طرح شاخ بغیر تنے کے نہیں رہ سکتی اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر کوئی بھی عمل کارآمد نہیں۔

لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کو سمجھے اور اس پر مضبوط ایمان رکھے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ا۔ فتح مکہ

اسباب:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان ''حدیبیہ'' کے مقام پر جو صلح ہوئی تھی وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ قریش نے اپنے حلیف قبیلہ بنو بکر کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور جب انھوں نے خاص حرم شریف میں پناہ لی تو وہاں بھی انھیں نہ چھوڑا اور بے دردی سے قتل کیا، جس پر قبیلہ خزاعہ کے چند سردار رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں شکایت لے کر پہنچے اور مسلمانوں سے قریش کی اس زیادتی کا بدلہ لینے کی درخواست کی۔

واقعات:

رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر 10 رمضان المبارک سن ۸ ہجری کو مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرامؓ روزہ سے تھے۔ مغرب کے وقت مقام کدید پر پہنچے تو روزہ افطار کیا۔ پھر روانہ ہوئے اور مکہ کے قریب ''مرُّ الظَّهران'' پر پہنچ کر قیام کیا۔ قریش کو خبر ملی کہ مسلمان اُن کے سر پر آ پہنچے ہیں تو ان کے سب سے بڑے سردار ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس خبر کی تحقیق کے لیے نکلے اور دیکھا کہ میدان انسانوں سے بھرا ہوا ہے اور ساری فضا آگ کے شعلوں سے روشن ہے وہ اس قدر تعداد میں مسلمانوں کو دیکھ کر سہم گئے اور ہکا بکا رہ گئے۔

اسی حالت میں اسلامی لشکر کے پہرے داروں نے انہیں دیکھ لیا اور پکڑ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھتے ہی تلوار میان سے نکالی اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اجازت دیجیے کہ آج خدا کے اس دشمن کی گردن اُڑا دوں۔ ابوسفیان جو اب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن اور قریش کے تقریباً تمام معرکوں میں ان کی فوج کا سپہ سالار تھا، انھیں رحمتِ عالم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارش پر معاف فرما دیا۔ رات بھر ابوسفیان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمے میں رہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے محبت کے لہجے میں پوچھا: ابوسفیان! کیا اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لانے میں اب بھی کچھ تامل ہے؟ ابوسفیان نے ندامت کے ساتھ گردن جھکا لی اور کہا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپؐ کے رحم وکرم کے قربان، میں مسلمان ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

perfect24u.com

(۳) خطبۃ الوداع کے موقع پر آپؐ قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے۔

(۴) جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان، عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

(5) درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۱) مدینہ منورہ سے نکل کر آپؐ نے رات کہاں گزاری؟ (مقام ذو الحلیفہ، مقام عرفات، منیٰ)

(۲) آپؐ نے حج کے مشاغل سے فراغت کب حاصل کی؟ (۱۴ ذی الحجہ، ۱۵ ذی الحجہ، ۱۶ ذی الحجہ)

(۳) "لبیک" کے معنی کیا ہیں؟ (میں حاضر ہوں، میں جانتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبۃ الوداع کے موقع پر کون سی چیز کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تاکید فرمائی تھی؟ (قرآن وسنت، فقہ، علم الکلام)

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

(1) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(۱) حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

(۲) خطبۃ الوداع کے اہم نکات کیا ہیں؟

(2) درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آخری حج کب ادا کیا؟

(۳) حجۃ الوداع میں کم و بیش کتنے مسلمان تھے؟

(۴) "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ" ترجمہ لکھیں۔

PERFECT24U.COM

(3) خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کریں۔

(۱) ------سن دس ہجری کو آپؐ نے غسل فرما کر چادر اور تہبند باندھی اور نماز ظہر کے بعد مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔

(۲) مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ------------ کے مقام پر رات گزاری۔

(۳) جاہلیت کے تمام دستور میرے ------------ کے نیچے ہیں۔

(۴) جاہلیت کے تمام خون ------------ کر دیئے گئے۔

(4) صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

(۱) محرم سن دس ہجری نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(۲) عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کے ساتھ عرفات آ کر ٹھہرے۔ دوپہر ڈھل گئی تو قصویٰ پر سوار ہو کر میدان عرفات میں آئے اور اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا جس میں اسلام کے بنیادی اصول بتائے۔

اس کے بعد آپؐ نے صحابہ کرام کی معیت میں حج کے دوسرے مناسک ادا کیے۔ اس دوران اہل ضرورت اپنی اپنی ضرورت کے مسائل پوچھ رہے تھے اور آپؐ جواب دیتے جاتے تھے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ حج کے مسائل سیکھ لو، میں نہیں جانتا کہ پھر حج کرسکوں گا۔ حج کے تمام مشاغل سے فراغت حاصل کر کے ۱۴ ذی الحجہ کو فجر کی نماز بیت اللہ میں پڑھ کر سارا قافلہ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے جھرمٹ میں مدینہ کی راہ لی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے ایک اہم خطبہ دیا جو تاریخ میں ''خطبۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے، جس کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں کے نیچے ہیں۔

۲۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

۳۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۴۔ جاہلیت کے تمام خون باطل کر دیے گئے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن حارث کا خون باطل کرتا ہوں۔

۵۔ جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے، سب سے پہلے میں اپنے خاندان، عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

۶۔ عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر ہے۔

۷۔ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو قیامت تک اس طرح محترم ہے۔ جس طرح آج کا دن یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہے۔

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ خطبہ حجۃ الوداع

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کی بعثت کا مقصد بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلانا اور کفر وشرک کی تمام صورتوں کا خاتمہ کرنا تھا۔ سن دس ہجری میں جب سارا عرب اسلام کے زیر سایہ آچکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہر ایک کو پہنچ چکا تھا تو وحی کے ذریعے اشارہ دیا گیا کہ آپ جس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہیں اس کی تکمیل ہو چکی ہے۔

ذیقعدہ سن دس ہجری کو ہر طرف یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی سال حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے جس پر سارا عرب آپ کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے اُمڈ آیا۔ ۲۶ ذیقعدہ سن دس ہجری کو آپ نے غسل فرما کر چادر اور تہبند باندھی اور نماز ظہر کے بعد مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔ مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ذوالحلیفہ کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ غسل فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور احرام باندھ کر قصویٰ نامی اُونٹنی پر سوار ہوئے اور بلند آواز سے یہ الفاظ فرمائے جو آج تک ہر حاجی کا ترانہ ہے:

PERFECT24U.COM

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ.

ترجمہ: اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں، بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

کم وبیش ایک لاکھ صحابہ کرام کے مجمع میں آپ منزل بمنزل آگے بڑھتے گئے، یہاں تک کہ ذوالحجہ کی پانچ تاریخ کو آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ کعبہ نظر آیا تو فرمایا کہ اے اللہ! اس گھر کو عزت اور شرف دے۔ کعبہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم علیہ السلام میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر خطبہ دیا۔ آٹھویں ذی الحجہ کو آپ نے تمام مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں قیام فرمایا، دوسرے دن نویں ذی الحجہ کو صبح کی نماز پڑھ کر عام مسلمانوں

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ غزوہ تبوک میں مسلمان خواتین نے کس طرح مدد کی؟

۴۔ غزوہ تبوک کے وقت منافقین نے کیا کیا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ غزوہ تبوک کون سے موسم میں ہوا تھا؟ (گرمی، سردی، بہار)

۲۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟ (ابوبکر صدیقؓ، عثمان غنیؓ، عمر فاروقؓ)

۳۔ غزوہ تبوک میں سب سے زیادہ چندہ کس نے دیا تھا؟

(عثمان غنیؓ نے، ابوبکر صدیقؓ نے، عمر فاروقؓ نے)

۴۔ مقام تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے دن قیام کیا تھا؟

(دس دن، بیس دن، تیس دن)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

PERFECT24U.COM

ا۔ غزوہ تبوک فتح مکہ سے پہلے پیش آیا تھا۔

۲۔ غزوہ تبوک مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ہوا تھا۔

۳۔ مردوں کے علاوہ بچوں نے بھی اس چندہ میں دل کھول کر حصہ لیا تھا۔

۴۔ غزوہ تبوک میں جھنڈا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا تھا۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ سن --------- ہجری میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عیسائیوں کی طرف سے مدینہ پر حملہ کرنے کی خبر ملی۔

۲۔ یہ سال --------- کا تھا۔

۳۔ --------- نے اپنا سارا مال و متاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر رکھ دیا۔

۴۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کی تعداد --------- تھی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیے۔

جب اسی طرح لشکر کا ساز وسامان تیار ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم تیس ہزار صحابہ کرام کا لشکر لے کر روانہ ہوئے، منافقین کی جماعت اس لشکر میں شریک نہیں ہوئی بلکہ انھوں نے دوسرے لوگوں کو بھی بہکانے کی کوشش کی اور ان سے کہا کہ اس گرمی میں مت نکلو۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو وحی بھیجی کہ ان منافقوں سے کہہ دو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں خاندان کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑ دیا اور اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا۔

تبوک کے مقام پر پہنچ کر آپؐ نے قیام فرمایا مگر غستانی بادشاہ مقابلہ کے لیے نہ آیا اور لڑائی نہ ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم دس روز تک یہاں ٹھہرے رہے۔ اس دوران آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سر تسلیم خم کیا، صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کر کے اسلام کی پناہ میں آ گئے۔

PERFECT24U.COM

یہ غزوہ جزیرۃ العرب پر مسلمانوں کا اثر پھیلانے اور اسے تقویت پہنچانے میں بڑا مؤثر ثابت ہوا۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ غزوہ تبوک کے واقعات قلم بند کریں۔

۲۔ غزوہ تبوک کی اہمیت بیان کریں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندے میں کیا کیا دیا؟

۲۔ غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا حصہ ڈالا تھا؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ غزوہ تبوک

۹ ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو خبر ملی کہ شام کا عیسائی بادشاہ جس سے مقام ''موتہ'' میں مسلمانوں کا مقابلہ ہو چکا تھا۔ قیصر روم کی مدد سے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

یہ سال قحط کا تھا اور موسم بھی بہت گرم تھا اور پھر سفر بھی بہت دور کا تھا لیکن اسلام کے فدائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا حکم پاتے ہی تیار ہو گئے۔ بہت سے مسلمان ایسے تھے جن کے پاس سفر کا سامان نہ تھا اس لیے چندہ کرنے کی ضرورت پیش آئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے تمام صحابہ کرام کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی دعوت دی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار دینار، تین سو اونٹ اور ساز و سامان کے علاوہ پچاس گھوڑے پیش کیے۔ جس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھاری رقم رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کی تو آپ خوش ہو کر فرماتے جاتے تھے کہ اس نیکی کے بعد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی عمل انھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پھر دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا:

''اے اللہ! تو عثمان سے راضی ہو۔ میں اس سے راضی ہوں''

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع، جس کی قیمت چالیس ہزار درہم تھی، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم نے اپنے بچوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت اطمینان کے ساتھ جواب دیا کہ

''اللہ اور رسول ان کے لیے کافی ہیں''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوئے۔ اسی طرح دوسرے دولت مند صحابہ کرام عبد الرحمٰن بن عوف، عباس و طلحہ رضوان اللہ علیھم اجمعین نے بڑی بڑی رقمیں چندہ میں دیں۔

مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اس چندہ میں دل کھول کر حصہ لیا۔ بہت ساری خواتین نے اپنے زیور اُتار کر

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

2۔ درجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ غزوۂ حنین کس سن ھجری میں پیش آیا تھا؟

۲۔ لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟

۳۔ غزوۂ حنین کن قبائل کے ساتھ ہوا تھا؟

۴۔ مالک بن عوف نے اپنے قبیلے کو کیا مشورہ دیا تھا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ مالک بن عوف اپنے سپاہیوں کو لے کر کہاں ٹھہرا؟ (قلعہ طائف، تبوک، وادی حنین)

۲۔ غزوۂ حنین کہاں کے قبائل کے ساتھ پیش آیا تھا؟ (طائف کے، نجد کے، مدینہ کے)

۳۔ غزوۂ حنین میں کافروں کا سردار کون تھا۔ (مالک بن عوف، شیبہ، ولید)

۴۔ غزوۂ حنین کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ (معافی کا، ملک بدری کا، قتل کا)

PERFECT24U.COM

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ غزوۂ حنین کے قیدیوں کو قتل کیا گیا تھا۔

۲۔ غزوۂ حنین ۸ ھ میں پیش آیا تھا۔

۳۔ بنوثقیف اور ہوازن نے شروع ہی سے اسلام قبول کیا تھا۔

۴۔ غزوہ حنین کے موقع پر دو ہزار نو مسلم بھی لشکر اسلام میں شامل تھے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ فتح مکہ کے بعد غزوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیش آیا تھا۔

۲۔ فتح مکہ کے اکثر قبائل مسلمان ہوئے مگر بنوثقیف اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔

۳۔ غزوۂ حنین میں کفار کا سردار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔

۴۔ غزوۂ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زرہیں پہنے ہوئے تھے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مالک بن عوف اپنے سپاہیوں کو لے کر قلعہ طائف میں جا ٹھہرا۔ دوسرا گروہ جو کہ اہل وعیال اور مال وزر پر مشتمل تھا۔اوطاس کی گھاٹی میں جا چھپا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے قلعہ طائف کے محاصرے کا حکم دیا اور اوطاس کی طرف ابو عامر اشعریؓ کو مامور فرمایا۔ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں پہنچ کر دشمن کے اہل وعیال اور مال وزر پر قبضہ کرلیا۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو اس لشکر کی کامیابی کا علم ہوا تو قلعہ کے محاصرہ کو اٹھا دینے کا حکم دیا۔ کیونکہ ان لوگوں پر اہل وعیال کے جاتے رہنے کی بھاری مصیبت پڑ چکی تھی۔اوطاس میں چوبیس ہزار اُونٹ، چار ہزار بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ابھی میدان جنگ کے قریب ہی ٹھہرے ہوئے تھے کہ قبیلہ ہوازن کے چھ سردار آئے اور انھوں نے رحم کی درخواست پیش کر دی۔ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھوں نے طائف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر پتھر برسائے تھے اور وہاں سے حضرت زید رضی تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو بے ہوشی کی حالت میں اُٹھا کر لائے تھے۔

PERFECT24U.COM

آپؐ نے قبیلہ ہوازن کے سرداروں سے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمھارا بہت انتظار کیا جب تم نہ آئے تو میں نے مال واسباب اور تمام قیدی لشکر پر تقسیم کر دیئے، دو چیزوں میں سے ایک چیز کو اختیار کرلو۔ مال واسباب لے لو یا اپنے اہل وعیال کو چھڑا لو۔ وفد نے کہا کہ ہم کو اہل وعیال زیادہ عزیز ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اور میرے خاندان عبدالمطلب کا جو حصہ ہے وہ میں نے تم کو دے دیا۔ باقی جو حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ چکا ہے سو اس بارے میں تمھاری سفارش کروں گا۔ چنانچہ آپؐ نے سفارش کی، تو سب نے اپنی خوشی سے تمام قیدی آزاد کر دیئے۔ چند افراد نے تامل کیا تو آپؐ نے ان کا معاوضہ دے دیا۔اس طرح یہ وفد اپنے چھ ہزار قیدیوں کو لے کر واپس ہوا۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ غزوۂ حنین کے اسباب کیا تھے؟

۲۔ غزوۂ حنین کے واقعات تحریر کریں؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

یہ اطلاع پا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی مکہ مکرمہ سے آگے بڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا۔ جس میں دس ہزار مہاجرین اور انصار تھے جب کہ باقی دو ہزار نو مسلم تھے جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ اب تک یہ اسلامی لشکروں میں سب سے بڑی تعداد تھی۔

۶ شوال ۸ ھ کو یہ اسلامی لشکر روانہ ہوا۔ اس زبردست لشکر کی شان و شوکت دیکھ کر بعض مسلمانوں میں گھمنڈ پیدا ہوا اور ان کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ اس لڑائی میں ہم نہیں ہار سکتے۔ دشمن نے ایک تنگ و دشوار گذار درّہ میں گھات لگائی ہوئی تھی اور اپنے تیر اندازوں کو وہاں بٹھا رکھا تھا۔ جب لشکر اسلام کا اگلا حصہ وہاں پہنچا تو انھوں نے اتنے تیر برسائے کہ مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ جب پچھلے دستوں نے انھیں پسپا ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی پسپا ہوئے اور اسی طرح سارا لشکر تتّر بتّر ہو گیا۔

اس پسپائی کا ظاہری سبب تو یہی بے ترتیبی تھی۔ لیکن حقیقی سبب وہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے اشارہ کیا ہے یعنی مسلمان اس وقت خلاف عادت اپنی کثرت اور ساز و سامان دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زبان پر یہ کلمات آ گئے کہ آج ہم مغلوب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کرنے کے لیے یہ صورت ظاہر فرمائی تا کہ مسلمان سمجھ لیں کہ ہماری فتح و شکست ہمارے ہاتھوں اور تیروں، تلواروں کا کھیل نہیں بلکہ اس میں نصرت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ بدر میں بے سرو سامانی کے ساتھ فتح اور حنین میں اس قدر ساز و سامان کے باوجود شکست کا یہی راز تھا۔

PERFECT24U.COM

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب چاروں طرف سے حملہ آوروں کو بڑھتے اور اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھا تو آپ ؐ کے حکم سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دلیرانہ آواز دی جس سے لوگوں کے اکھڑے ہوئے قدم پھر جم گئے اور طرفین سے قتل و قتال شروع ہو گیا۔ ادھر آپ ؐ نے زمین سے ہاتھ میں مٹی اُٹھا کر دشمن کی طرف پھینکی جس کو اللہ تعالیٰ نے مخالف لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھ میں پہنچا دیا تھا۔ آخر دشمن مغلوب ہو کر بھاگا اور اس کا لشکر دو حصوں میں بٹ گیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ عقیدۂ رسالت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تعارف حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

۳۔ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت ایک مثال سے واضح کریں؟

۴۔ فتح مکہ کس سن ہجری میں ہوا؟

۵ ۔ نبی کریم نے خانہ کعبہ میں رکھے گئے بتوں کے ساتھ کیا کیا؟

۶ ۔ فتح مکہ میں لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟

۷ ۔ لشکر اسلام کی خبر لینے کے لیے مکہ کا کون سا سردار مسلمانوں کے پاس آیا تھا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ قریش نے اپنے حلیف قبیلہ سے مل کر کس کو قتل کیا؟ (بنی خزاعہ کے آدمی کو، بنی ہاشم کو، بنی بکر کو)

۲۔ مکہ کے قریب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہاں قیام کیا؟ (مرالظہران پر، عرفات پر، جدہ پر)

PERFECT24U.COM

۳۔ خانہ کعبہ کی چابی کس کے پاس ہوتی تھی؟ (عثمان ابن طلحہ کے، ابوسفیان کے، حضرت عباسؓ کے)

۴۔ کفار مکہ کے بارے میں آپؐ نے کیا فیصلہ کیا؟ (قتل کرنے کا، معاف کرنے کا، قیدی بنانے کا)

4۔ صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

۱۔ ۸ھ میں مکہ فتح ہوا۔

۲۔ فتح مکہ میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار تھی۔

۳۔ خالد بن ولید کے دستے نے مزاحمت نہ کی۔

۴۔ کلید کعبہ بنی حضرت علیؓ کے حوالہ کی گئی۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور۔۔۔۔۔۔ کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کو سمجھے اور اس پر مظبوط۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رکھے۔

۳۔ اگر کوئی بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوگا۔

۴۔ حق آگیا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نابود ہوگیا۔

۵۔ فتح مکہ کے وقت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خانہ کعبہ کا کلید بردار تھا۔

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو روانہ ہوئے۔

۷۔ مسلمان پہرہ داروں نے مکہ کے سردار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو پکڑ لیا تھا۔

۲۔ غزوۂ حُنَین

فتح مکہ کے بعد اسلام عرب کے بیشتر حصوں میں پھیل گیا۔ عرب میں کثرت سے وہ لوگ تھے جو اسلام کی حقانیت کا پورا یقین رکھنے کے باوجود قریش کے ڈر سے مسلمان نہ ہوئے۔ وہ فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے۔ فتح مکہ کے بعد وہ سب کے سب جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے ، باقی عرب کی بھی ہمت نہ رہی کہ اسلام کے مقابلے میں کھڑے ہوں۔

PERFECT24U.COM

لیکن مکہ اور طائف کے درمیان بنو ثقیف اور ہوازن کے دو قبیلے آباد تھے۔ یہ بہت بہادر اور سرکش تھے۔ جب انھیں "فتح مکہ" کی خبر ملی تو بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے سوچا کہ اب تک تو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی قوم قریش سے مقابلہ کی وجہ سے ہماری طرف رُخ کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ قریش سے فارغ ہونے کے بعد اب وہ ہماری خبر لیں گے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ ہم خود ہی اُن پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ ان دونوں قبیلوں نے چند دوسرے قبیلوں کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور وادی حنین میں اترے۔ انھوں نے اپنے سردار مالک بن عوف کے مشورہ سے اپنی خواتین، بچوں اور مال و مویشی کو بھی ساتھ لے لیا تا کہ کوئی شخص میدان جنگ سے فرار نہ ہو۔

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ وصال

مکہ معظّمہ سے واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ بروز پیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک لشکر جہاد روم کے لیے تیار فرمایا جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے اکابر صحابہ شامل تھے۔ اس لشکر کے امیر حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر ہوئے اور یہ آخری لشکر تھا جس کی روانگی کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود انتظام فرمایا تھا۔ یہ لشکر ابھی روانہ ہونے والا تھا کہ آپؐ کو بخار ہو گیا۔

۲۸ صفر ۱۱ھ بدھ کی رات میں آپؐ نے قبرستان بقیع میں تشریف لے جا کر اہل قبور کے لیے دعائے مغفرت کی اور فرمایا ''اے قبر والو! تمہیں اپنا یہ حال اور قبروں کا قیام مبارک ہو، کیونکہ اب دنیا میں تاریک فتنے ٹوٹ پڑے ہیں''۔ وہاں سے تشریف لائے تو سر میں درد تھا اور پھر بخار ہو گیا اور یہ بخار تقریباً تیرہ روز تک متواتر رہا۔ اسی عرصہ میں آپؐ اپنے دستور کے مطابق ہر روز ازواج مطہرات کے حجروں میں منتقل ہوتے رہے۔ جب آپؐ کا مرض شدید ہو گیا تو ازواج مطہرات سے اجازت لی کہ ایام مرض میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رہیں سب نے اجازت دے دی۔ رفتہ رفتہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ آپؐ مسجد تک بھی تشریف نہ لا سکے تو ارشاد فرمایا کہ صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً سترہ (۱۷) نمازیں پڑھائیں، پھر ایک روز اتفاقاً صدیق اکبر رضی تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انصار کی ایک مجلس پر گزرے تو وہ سب رو رہے تھے، سبب پوچھا تو کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مجلس کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خبر آپؐ کو بھی پہنچا دی۔ یہ سن کر آپؐ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے باہر تشریف لائے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے تھے، آپؐ منبر کی نچلی سیڑھی پر تشریف فرما ہوئے اور ایک بلیغ خطبہ دیا جس کے کلمات یہ ہیں:

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اے لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو، کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے جو میں رہتا، ہاں میں اپنے پرورگار سے ملنے والا ہوں اور تم مجھ سے ملنے والے ہو، ہاں تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے، پس جو شخص یہ پسند کرے کہ بروز قیامت اس حوض سے سیراب ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو فضول اور غیر ضروری باتوں سے روکے، میں تمھیں مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک اور اتحاد کی وصیت کرتا ہوں اور ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں تو ان کے حکام اور بادشاہ ان کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جب وہ اپنے پرورگار کی نافرمانی کرتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ بے رحمی کرتے ہیں۔ اس کے بعد مکان میں تشریف لے گئے اور وفات سے پانچ یا تین روز پہلے پھر ایک مرتبہ باہر تشریف لائے۔ سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمایا اور خود ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ نماز کے بعد ایک مختصر خطبہ دیا جس میں فرمایا:

''ابوبکر سب سے زیادہ میرے محسن ہیں اور اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن چونکہ اللہ کے سوا کوئی خلیل نہیں اس لیے ابوبکر میرے بھائی اور دوست ہیں'' پھر فرمایا

''مسجد کی طرف جتنے لوگوں کے دروازے ہیں سوائے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، سارے دروازے بند کر دیے جائیں۔

PERFECT24U.COM

اس کے بعد بارہ ربیع الاول دو شنبہ کے روز لوگ صبح کی نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پڑھ رہے تھے کہ یکا یک آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ کھول کر لوگوں کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے اور خوشی کی وجہ سے صحابہ کے قلوب نماز میں منتشر ہونے لگے۔ آپؐ نے ان کو ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نمازیں پوری کرو اور خود اندر تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑ دیا اور اس کے بعد پھر باہر تشریف نہیں لائے اور اسی روز ظہر کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔ اس وقت آپؐ کی عمر تقریباً تریسٹھ برس تھی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وصال پر نوٹ لکھیں۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بیماری کی حالت میں جو بلیغ خطبہ دیا تھا اس کے اہم نکات کون کون سے ہیں؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آخری کون سا لشکر تشکیل دیا تھا؟

۲۔ کون سے مہینے اور کس سن ہجری میں آپؐ بیمار ہوئے تھے؟

۳۔ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بیماری کے دوران امامت کے فرائض کس نے انجام دیئے؟

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی وفات کس سن ہجری میں ہوئی تھی؟

PERFECT24U.COM

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کس صحابی رضی اللہ عنہ کو آخری لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تھا؟

(حضرت اسامہؓ کو، حضرت ابوبکرؓ کو، حضرت عمرؓ کو)

۲۔ ۲۸ صفر ۱۱ھ چہار شنبہ کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے قبرستان میں تشریف لے گئے تھے؟

(شہدائے احد، شہدائے بدر، بقیع غرقد)

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی؟

(مہاجرین، انصار، اہل مکہ)

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری لمحات کہاں گزارے؟

(حجرہ عائشہؓ میں، حجرہ سودہؓ میں، حفصہؓ کے حجرہ میں)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ صفر کے مہینے ۱۱ھ کو آپؐ بیمار ہوئے۔

۲۔ تقریباً ۴۰ دن آپؐ بیمار رہے۔

۳۔ آپؐ کی زندگی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔

۴۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خلیل بناتا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو آخری لشکر کا امیر مقرر کیا۔

۲۔ سن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہجری میں آپؐ بیمار ہوئے تھے؟

۳۔ تقریباً ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روز متواتر آپؐ علیل رہے۔

PERFECT24U.COM

۴۔ آخری آرام آپؐ نے حضرت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے حجرے میں فرمایا تھا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

باب چہارم

اخلاق و آداب

ا۔ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت

(الف) سخاوت کی فضیلت:

مفہوم:

اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنا مال ضرورت مندوں پر خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے اس کا مقصد دکھاوا یا بدلے کی خواہش نہ ہو۔

فضیلت:

اسلام کے اخلاقی نظام میں سخاوت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں سخاوت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو وہ اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے" اس طرح ارشاد ربانی ہے: " اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اسکی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی خاطر تمھیں کھلا رہے ہیں تم سے کسی بدلے یا شکریے کے طلب گار نہیں" اسی طرح مؤمنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ

(سورة الحشر آیت نمبر۹)

ترجمہ: اور وہ اُن کو اپنے او پر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقے سے ہوں۔

جس طرح قرآن مجید کی آیات کریمہ میں سخاوت کی فضیلت اور تاکید بیان کی گئی ہے اسی طرح

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

سیرت نبوی میں بھی سخاوت کی اہمیت اور فضیلت پر مبنی ارشادات اور واقعات مذکور ہیں۔

آپؐ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخاوت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے ایک اشرفی بھی میرے پاس باقی رہ جائے، میں چاہوں گا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے بانٹ دوں۔

آپؐ نے سخاوت کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ گنہگار ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے اگرچہ وہ عبادت گزار ہو'' ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کے مال کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ جو کھالیا ختم ہوگیا، جو پہن لیا پرانا کردیا، البتہ جو صدقہ کیا وہ بچالیا''۔

سخی دولت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتا ہے اور لوگوں کی بھلائی کے لیے دل کھول کر خرچ کرتا ہے اور اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور حساب نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمھیں گن کر ہی دیگا''۔

علم پھیلانا بھی سخاوت ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اور رسول کے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے علم سیکھا اور اس کو پھیلایا'' (مشکوۃ۔ کتاب العلم)

PERFECT24U.COM

اُسوۂ حسنہ میں سخاوت کی مثالیں:

۱۔ ایک مرتبہ امیر بحرین نے بہت بڑی رقم آپؐ کی خدمت میں بھیجی۔ آپؐ نے فوراً مسجد میں اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ آپؐ اس وقت تک دیتے رہے جب تک تمام مال ختم نہ ہوا۔

۲۔ ایک دفعہ آپؐ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جلدی گھر تشریف لے گئے آپؐ مسجد میں واپس تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمانے لگے کہ گھر میں صدقے کا کچھ مال پڑا ہوا تھا میں گھر والوں سے کہنے گیا تھا کہ اس کو رات ہونے سے پہلے پہلے ضرورت مندوں میں تقسیم کردیں۔

۳۔ ایک مرتبہ آپؐ کی خدمت میں نوے ہزار درہم پیش کیے گئے۔ آپؐ نے یہ ساری رقم ضرورت مندوں میں تقسیم کردی۔ اس کے بعد ایک مانگنے والا آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اب میرے پاس کچھ نہیں بچا البتہ تم کسی سے قرض لے لو میں وہ تمھاری طرف سے ادا کردوں گا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

سخاوت کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل:

تاریخ اسلام ہمارے بزرگوں خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سخاوت وفیاضی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

۱۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کی ایک مالدار خاتون تھیں۔ آپؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ساری دولت اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے لیے خرچ کر دی۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ کے مالدار لوگوں میں سے تھے۔ آپؓ کپڑے کے بڑے تاجر تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بہت سے غلاموں کو کافروں سے خرید خرید کر آزاد کیا۔ ان غلاموں میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی خرید کر آزاد کیا۔ بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی مدد میں بہت فیاضی کرتے تھے۔ آپؓ نے اپنی کثیر رقم کئی موقعوں پر اسلام کی راہ میں خرچ کی۔

۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت اور فیاضی تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ آپؓ نے اپنی دولت کو اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور بہبود کے لیے جی کھول کر خرچ کیا۔ مدینہ منورہ میں ایک کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ اس سے مسلمانوں کو پانی نہیں دیتا تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو پانی کے حصول میں مشکلات کا سامنا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو اس یہودی سے منہ مانگے داموں کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

۴۔ سخاوت وفیاضی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنی مثال آپ تھے۔ فقر وفاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود جو کچھ اُن کے ہاتھ آیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کر دیا۔ آپؓ محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتے تھے اُس کا بڑا حصہ غریبوں محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد میں خرچ کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ افطار کے وقت آپؓ کے ہاں ایک مہمان آیا تو گھر میں جو کچھ تھا اُنھیں پیش کر دیا اور خود پانی کے ساتھ روزہ افطار کیا۔

perfect24u.com
PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

ہمیں چاہئے کہ:

ضرورت مندوں کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ان کے ساتھ فراخ دلی، فیاضی اور سخاوت کا برتاؤ کریں کیونکہ یہ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(ب) بخل کی مذمت:

مفہوم:

بخل سے مراد یہ ہے کہ انسان دولت رکھتے ہوئے بھی نہ تو اپنی جائز ضروریات مثلاً خوراک، لباس، علاج اور سفر وغیرہ پر مناسب طریقے سے خرچ کرے اور نہ دوسرے ضرورت مندوں پر خرچ کرے بلکہ دولت جمع کرنے کی دھن میں لگا رہے۔

PERFECT24U.COM

بخل کی مذمت:

بخل بہت بُری اور ناپسندیدہ صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بخل سے بچنے کی انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے، ہر وقت اُس کو گننے اور دولت کا لالچ کرنے والے لوگوں کی مذمت کی ہے اور فرمایا ہے:

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝

(سورۃ الھمزہ آیت نمبر ۲، ۳)

ترجمہ: (دولت جمع کرنے والا) یہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال اُس کو ہمیشہ رکھے گا (اور وہ کبھی ختم نہیں ہوگا) نہیں ایسے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے"۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

بخل کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بخل کا نقصان بخیل ہی کو پہنچتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ

(سورۃ محمد آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: جو کوئی بخل کرتا ہے بے شک اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے"۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے: "جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فصل سے اُن کو عطا کیا بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اُن کی گردنوں میں ڈالا جائے گا"۔ (سورۃ آل عمران: 180)

PERFECT24U.COM

خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کی جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے۔ غریب رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر اپنا مال خرچ کرے، اپنی دولت سے ان محروم لوگوں کا حق ادا کرے جو اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری کرنے کے قابل نہیں، یہ لوگ شرم کے مارے دوسروں سے سوال بھی نہیں کرتے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"تم اُنھیں اُن کے چہروں سے پہچان لوگے، وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے"

(سورۃ بقرہ آیت 273)

ہمیں چاہیے کہ:

فضول خرچی اور بخل یعنی کنجوسی دونوں ناپسندیدہ صفات سے اجتناب کریں اور میانہ روی جو کہ بہترین طرز زندگی ہے، کو اختیار کر کے اپنی زندگی کو آسان بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ سخاوت کی فضیلت قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اسوۂ حسنہ کی روشنی میں بیان کریں۔

۲۔ بخل ایک بری خصلت ہے۔اس پر نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ سخاوت کا کیا مفہوم ہے؟

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مال کی حقیقت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۳۔ بخل کا مطلب واضح کریں؟

PERFECT24U.COM

۴۔ قیامت کے دن بخیلوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نے خرید کر آزاد کیا؟

(حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کون سی خوبی تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے؟

(بہادری، فیاضی، مالداری)

۳۔ جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کیا کرتا ہے؟

(پیار، بخل، ہمدردی)

۴۔ بروز قیامت مال میں بخل کرنے والوں کی گردنوں میں کیا ڈالا جائیگا؟

(طوق، ہار، رسی)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ بخل کا مطلب یہ ہے کہ انسان ضرورت کے وقت روپے پیسے کو عزیز نہ رکھے اور ضرورت مند کی مدد کرے۔

۲۔ مدینہ منورہ میں یہودی سے کنواں خرید کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

۳۔ خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کی جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے۔

PERFECT24U.COM

۴۔ مال جمع کرنے، ہر وقت اسکو گننے اور دولت کا لالچ کرنے والوں کی دین میں تعریف کی گئی ہے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ــــــــــــــــــ کی خاطر اپنا مال ضرورتمندوں کی مدد کے لیے خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

۲۔ اور وہ اُن کو اپنے اُوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود ــــــــــــــــــ سے ہوں۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے خرچ کرنے میں بھی ــــــــــــــــــ کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

۴۔ اسلام میں بخل کی ــــــــــــــــــ گئی ہے۔

NOT FOR SAL

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ میانہ روی

مفہوم:

میانہ روی کا مطلب ہے اعتدال یا درمیانی راستہ اختیار کرنا۔ جب کوئی کام افراط اور تفریط سے بچ کر کیا جائے اسے میانہ روی کہتے ہیں۔

PERFECT24U.COM

اہمیت:

اسلام ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ میانہ روی اختیار کرنا عاجزی، بندگی اور شرافت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ان احادیث طیبہ سے ہوتا ہے جن میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے

میانہ روی زندگی گزارنے کے کامیاب اُصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے۔ جو عمل حد سے گھٹ جائے یا حد سے بڑھ جائے تو وہ عمل غیر فطری ہو جاتا ہے۔ اُمت مسلمہ کو خصوصی طور پر قرآن مجید میں ''اُمت وسط''، یعنی ''میانہ روی والی امت'' کہا گیا ہے۔ امت محمدؐیہ ہونے کے ناطے ہمیں ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا دین ہمیں معاملات اور رویوں میں اعتدال اور میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہدایات دی گئی ہیں کہ ''زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ جب بات کرو تو درمیانی آواز سے بات کرو نہ بہت بلند آواز سے بولو اور نہ

NOT FOR SAL

perfect24u.com

perfect24u.com

بہت پست آواز سے ۔اسی طرح خرچ کرنے میں بھی اسلام میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔قرآن حکیم میں ہے:
(رحمٰن کے بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔" (سورۃ الفرقان، آیت نمبر 47)

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (مسند احمد)

ترجمہ: جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہیں ہوگا۔

عبادات میں میانہ روی:

اسلام میں عبادات کی بڑی اہمیت ہے لیکن اس کے باوجود اسلام نے ان میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا ہے۔بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم عبادت کے شوق میں حد سے بڑھ گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُنھیں راہ اعتدال کا درس دیا اور فرمایا "نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو، نفلی روزہ بھی رکھو اور کبھی چھوڑ بھی، کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا بھی حق ہے اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی۔میں نفلی روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، اسی طرح تہجد بھی ادا کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جہاں ایک طرف عبادات میں ذوق و شوق، اخلاص، دلجمعی اور انہماک کی تعلیم دی ہے وہیں ہمیں ترک دنیا اور رہبانیت سے بھی منع فرمایا ہے۔اس طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امت مسلمہ کو عبادات میں بھی اعتدال اور میانہ روی کی تاکید فرمائی ہے۔

اخلاق میں میانہ روی:

اسلام ہمیں اخلاق و کردار میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کا درس دیتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: ''اور لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم گفتگو میں میانہ روی سے کام لیتے تھے۔ آواز نہ ایسی بلند ہوتی کہ سننے والے پر گراں گزرے نہ اتنی دھیمی ہوتی کہ مخاطب کو سننے میں دقت محسوس ہو۔ گفتگو کے دوران دوسروں کی بات نہ کاٹی جائے نہ آپس میں چیخ چلا کر بے ادبی سے گفتگو کرنی چاہئے۔ خوشی اور غمی دونوں حالتوں میں شکر اور صبر سے کام لینا چاہئے۔ اسی طرح کھانے پینے، سونے اُٹھنے اور رہن سہن غرض ہر عمل میں میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے۔

PERFECT24U.COM

خرچ میں میانہ روی:

دین اسلام نے زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح ہمیں خرچ میں بھی میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ اگر ہمارا دین ہمیں ایک طرف فضول خرچی سے روکتا ہے تو دوسری طرف کنجوسی سے بھی منع کرتا ہے اور خرچ میں میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ: ''اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رکھ اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دے''۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

(سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۷)

ترجمہ: ''اور جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی بلکہ خرچ کرنے میں اُن کا عمل درمیانی راہ پر ہوتا ہے''

ہمیں چاہیے کہ

ہم زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کے سنہری اُصول پر عمل پیرا رہیں۔ اس طرح ہم دنیا میں بھی کامیاب اور خوشحال زندگی گزاریں گے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات واکرامات کے مستحق قرار پائیں گے۔

مشق

PERFECT24U.COM

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

۱۔ اعتدال اور میانہ روی کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

۲۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں میانہ روی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ ''وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا'' کا ترجمہ وتشریح کریں؟

۲۔ سورۃ فرقان آیت نمبر 67 کا ترجمہ کریں؟

۳۔ خرچ میں میانہ روی کا مطلب واضح کریں؟

۴۔ میانہ روی سے متعلق ایک آیت کریمہ اور ایک حدیث مبارک ترجمہ کے ساتھ لکھیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ گفتگو کس طرح کرنی چاہیے؟

(بلند آواز سے، نیچی آواز سے، اعتدال سے)

۲۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اہم اور بہترین اُصول کیا ہے؟

(دولتمندی، عاجزی، میانہ روی)

۳۔ اسلام نے خرچ کرنے کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟ (میانہ روی، بخل، اسراف)

۴۔ اسلام میں خوشی اور غم دونوں حالتوں میں کون سا طرزِ عمل اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

(شکر و صبر، غرور و تکبر، نمود و نمائش)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ افراط اور تفریط سے بچنے کو میانہ روی کہتے ہیں۔

PERFECT24U.COM

۲۔ جس نے میانہ روی اختیار کی کبھی مالدار نہیں ہوگا۔

۳۔ گفتگو کے دوران دوسروں کی بات کاٹنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ چلا چلا کر گفتگو کرنا کوئی بُری صفت ہے۔

۴۔ اسلام ہمیں ترکِ دنیا اور رہبانیت سے منع کرتا ہے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اسلام ہمیں زندگی کے تمام ــــــــــــــــ میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔

۲۔ بہترین کام وہ ہے جس میں ــــــــــــــــــــــــ ہو۔

۳۔ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جب خرچ کرتے ہیں تو ــــــــــــــــ نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔

۴۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور لوگوں سے اچھے ــــــــــــــــــ سے بات کرو۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ مساوات

مفہوم:

مساوات برابر ہونے یا برابری کو کہتے ہیں۔ اسلام مساوات کا دین ہے اور اس میں تمام انسانوں کا درجہ ایک جیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسانوں کے حقوق برابر ہیں۔ تمام انسانوں کا خالق، مالک اور رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ لہٰذا ہم سب ایک جیسے اور آپس میں برابر ہیں۔

اہمیت:

اسلام ہمیں مساوات کا درس دیتا ہے۔ اسلامی مساوات وطن، قوم، نسل، رنگ اور زبان کی تفریق سے بالاتر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

PERFECT24U.COM

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

دین اسلام کی ایک بڑی خصوصیت اسکی یہ تعلیم ہے کہ دنیا کے سارے انسان آدم علیہ السلام کی اولاد

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ہونے کے ناطے حقوق میں ایک جیسے ہیں۔ اس لیے اس کی نظر میں آقا اور غلام چھوٹا اور بڑا امیر اور فقیر سب مساوی حقوق رکھتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی مقام اور مرتبہ حاصل ہے تو وہ صرف اور صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر درسِ مساوات دیتے ہوئے فرمایا:

"لوگو! تمھارا رب ایک ہے تمھارا باپ ایک ہے تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں کسی کالے کو کسی سرخ اور کسی سرخ کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بناء پر ہے"۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طرزِ عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مساوات کا جو اعلیٰ نمونہ قائم کیا دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہاں اختصار کے طور پر چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

PERFECT24U.COM

۱۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپؐ بھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ گارا، پتھر اور لکڑی وغیرہ اُٹھا کر لاتے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپؐ زحمت نہ فرمائیں، تو آپؐ فرماتے: "نہیں میں بھی تمھارے ساتھ برابر حصّہ لوں گا" اسی طرح غزوہ احزاب کے دوران میں بھی آپؐ خندق کی کھدائی میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ برابر کے شریک رہے۔

۲۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس سواریاں کم تھیں ہر تین افراد کے لیے ایک سواری تھی۔ ایک وقت میں دو دو آدمی سوار ہوتے ایک پیدل چلتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک تھے۔ آپؐ اپنی باری پر سوار بھی ہوتے اور پیدل بھی چلتے۔

۳۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی سفر میں اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ قیام کے دوران کھانا پکانے کا طے پایا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپس میں کام

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

بانٹ دیئے۔ آپؐ نے فرمایا ''جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام میں کروں گا'' صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان آپؐ یہ کام کیوں کریں ہم کس لیے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''میں اپنے ساتھیوں میں رہ کر امتیاز پسند نہیں کرتا''۔

۴۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا۔ آپؐ کا طریقہ یہ تھا کہ تقسیم دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ اتفاق سے اس طرف ایک بچہ بیٹھا تھا آپؐ نے مساوات پر عمل فرمایا اور اپنا حصہ لیکر سب سے پہلے پیالہ اس بچے کو پلایا۔

۵۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک اونچے خاندان کی ایک عورت نے چوری کی۔ خاندان والوں نے اسکی سفارش کروائی تو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اسکو بھی سزا دیتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مساوات کا عملی درس دیا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقدمے میں فریق کی حیثیت سے عدالت میں پیش ہوئے جبکہ اس وقت آپؓ سربراہ مملکت تھے، جب قاضی نے خلیفہ وقت کو دیکھا تو اُٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو سخت ناپسند کیا اور فرمایا کہ یہ پہلی ناانصافی ہے جو تم نے اس مقدمے میں کی۔ یہ کہہ کہ آپؓ دوسرے فریق کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت کا ہے جب آپؓ اپنی زرہ کی چوری کے سلسلے میں ایک یہودی کے مقابل انصاف طلبی کے لیے قاضی شریح کی عدالت میں تشریف لائے۔ قاضی نے آپؓ کو ابوتراب کہہ کر مخاطب کیا۔ یہ بات آپؓ کو ناگوار گزری اور فرمایا مجھے یہاں کینت سے پکارنا جو کہ عزت واحترام کے لیے ہے صحیح نہیں بلکہ مجھے اپنے نام علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پکاریں۔

ہمیں چاہیے کہ

اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں مساوات کے درخشاں اُصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے اور یہی دونوں جہانوں کی فلاح اور نجات کا ذریعہ ہے۔

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ اسلام نے مساوات اور برابری کے کیا اصول مقرر کیے ہیں؟

۲۔ اسلامی مساوات پر اسوۂ حسنہ کی روشنی میں نوٹ تحریر کریں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ سیرتِ طیبہ سے مساوات کی کوئی ایک مثال بیان کریں؟

۲۔ اسلام میں فضیلت کی بنیاد کس بات کو قرار دیا گیا ہے؟

۳۔ ایک اونچے خاندان کی عورت نے چوری کی تو اسکی سفارش کرنے پر نبی کریمؐ نے کیا فرمایا؟

۴۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاضی شریح کو انہیں ابوتراب کہنے پر کیا فرمایا؟

PERFECT24U.COM

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ غزوہ احزاب کے دوران آپؐ کون سے عمل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ برابر شریک رہے؟ (خندق کی کھدائی، دیوار کی تعمیر، مسجد بنانے)

۲۔ مساوات کے معنی ہیں۔ (برابر ہونے، برابر کرنے، برابر چلنے)

۳۔ آپؐ تقسیم کس طرف سے شروع کرتے؟ (بائیں، دائیں، آگے)

۴۔ غزوہ بدر جاتے ہوئے آپؐ کی سواری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کون سے صحابی شریک تھے؟ (حضرت عثمانؓ، حضرت ابوھریرہؓ، حضرت ابودرداءؓ)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۴۔ محنت کی عظمت

مفہوم:

کسی کام کو لگن اور توجہ سے سرانجام دینا اور اسکی تکمیل کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال میں لانا محنت کہلاتا ہے۔

اہمیت:

کسی انسان کی عزت وعظمت اس بات میں ہے کہ وہ محنت کرے اور دوسروں کا محتاج بن کر نہ رہے۔ جو شخص جتنا محنتی ہوتا ہے وہ اتنا ہی عظیم ہوتا ہے۔ دین اسلام میں محنت وعمل پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا ہے:

اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ

ترجمہ: محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

PERFECT24U.COM

بعض لوگ اپنا کام خود کرنے کو توہین خیال کرتے ہیں۔ لیکن آپؐ کے اسوہ حسنہ سے یہ ثابت ہے کہ انسان کی عظمت اور بڑائی اس بات میں نہیں کہ وہ دوسروں سے خدمت لیتا رہے بلکہ اصل عظمت محنت میں ہے۔ آپؐ نے محنت کی عظمت کی وضاحت کے لیے فرمایا: ”کسی شخص نے کبھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اُس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمایا ہو“ آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے: ”جو آدمی کھیت تیار کریگا یا باغ لگائیگا اگر اس کی پیداوار کوئی پرند چرند یا کوئی آدمی کھائیگا تو اس کے ایک ایک دانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائیگی“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کو تاکید فرماتے تھے کہ وہ محنت ومشقت سے اپنی روزی کمائیں اور دوسروں

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عدالت میں دیکھ کر قاضی اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔

۲۔ اگر کسی کو کوئی مقام اور مرتبہ حاصل کرنا ہے تو وہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔

۳۔ انسان کو خاندان، نسل، پیشے، ملک یا مال و دولت کی وجہ سے عظمت اور بڑائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ ابو تراب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت تھی۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اسلام ------------------- کا دین ہے۔

۲۔ اسلامی مساوات وطن، قوم، نسل، رنگ اور زبان کی تفریق سے ------------- ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ ------------- ہے۔

۴۔ آپؐ نے فرمایا: میں اپنے ساتھیوں میں رہ کر ---------- پسند نہیں کرتا۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ آپؐ کو یہ بات سخت ناپسند تھی کہ کوئی شخص بغیر کسی عذر یا اشد ضرورت کے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے آ کر آپؐ سے سوال کیا۔ وہ شخص تندرست و صحت مند تھا۔ آپؐ نے اس شخص سے پوچھا کہ تمھارے گھر میں کیا کیا ہے؟ اُس شخص نے بتایا کہ بچھانے کے لیے ایک چادر اور پینے کے لیے ایک پیالہ ہے۔ آپؐ نے اس سے وہ دونوں چیزیں منگوا کر اپنے ایک صحابی کو دو درہم میں بیچ دیں۔ آپؐ نے اس شخص کو دونوں درہم دیئے اور فرمایا ایک درہم سے گھر کے لیے خوراک لے لو اور دوسرے سے ایک رسی اور کلہاڑی خرید و اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچا کرو۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور چند دنوں کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)! اس کام کی بدولت میرے پاس دس درہم جمع ہو گئے ہیں'' آپؐ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ''یہ اچھا ہے یا وہ اچھا تھا، محنت نہ کرتے تو قیامت کے دن چہرے پر گدائی کا داغ لے کر اللہ کے ہاں حاضر ہوتے''۔

PERFECT24U.COM

محنت: انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت اور طرزِ عمل:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کسی پیشے یا کام کو معیوب نہیں سمجھتے تھے بلکہ محنت اور مشقت کر کے روزی کماتے تھے۔ اُنھوں نے کسی کام، ہنر یا پیشے کو بُرا نہیں جانا وہ اپنے حالات اور ضروریات کے مطابق مختلف کام اور پیشے اختیار کرتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے، حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیتے تھے، حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام گلہ بانی اور کاشت کاری کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے اور آپؐ بھی گلہ بانی اور تجارت کرتے رہے۔ ان مقدس ہستیوں کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ محنت میں عظمت ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

محنت سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا طرزِ عمل:

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے عمل سے محنت کی عظمت کا سبق دیا ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے اس کے باوجود اپنے کام خود کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے گلہ بانی بھی کی اور تجارت بھی۔ آپؐ اپنے گھر کے کام کاج بھی اپنے ہاتھ سے کرلیا کرتے تھے۔ آپؐ بکریوں کا دودھ خود ہی دوہ لیتے کپڑا یا جوتا پھٹ جاتا تو خود ہی مرمت کرتے۔

محنت کے فوائد:

محنت کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ محنت کرنے والا دوسروں کی محتاجی سے بچ جاتا ہے اور روز بروز ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔

PERFECT24U.COM

۲۔ محنت سے کام کرنے والے شخص میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے لیے اور معاشرے کی فلاح کے لیے کام کرتا ہے۔

۳۔ معاشرے میں جو ترقی اور بہتری ہوتی ہے اس سے وہ خود اور اس کا خاندان بھی فائدہ اُٹھاتا ہے۔

۴۔ محنت کرنے سے عزت نفس اور خودداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور دلی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

۵۔ خود ہاتھ سے کام کرنے کے نتیجے میں غرور اور تکبر نہیں رہتا اور بندے میں تواضع اور انکساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ محنت سے انسان کی صحت ٹھیک رہتی ہے اور وہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

۷۔ محنت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ نیز محنت کرنے والے شخص کو سب لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ہمیں چاہیے کہ

ہم محنت کریں کسی کام یا پیشے کو حقیر نہ سمجھیں اور محنت کرنے والوں کی عزت کریں۔ ان کی دل شکنی اور دل آزاری سے گریز کریں۔ اُن کے کام میں آسانی پیدا کرنے کے اسباب فراہم کریں۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ اسلام میں محنت کی عظمت اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ سے محنت کی مثالیں پیش کریں۔

PERFECT24U.COM

2۔ درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ محنت کی عظمت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم محنت کی عظمت کے متعلق لوگوں کو کیا تاکید فرماتے تھے؟

۳۔ **الکاسب حبیب اللہ** کا ترجمہ لکھیں۔

۴۔ ''محنت انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے'' کی وضاحت کریں؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا پیشہ کیا تھا؟ (تجارت۔گلہ بانی، زمینداری)

۲۔ آپؐ نے سائل صحابی کی چیزیں کتنے درہم میں بیچ دیں؟ (دو، تین، پانچ)

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کون سا کام کرتے تھے؟ (صنعت، کھیتی باڑی، مال برداری)

۴۔ انسان کی عزت وعظمت کس بات میں ہے؟ (محنت، صفائی، سیاحت)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ محنت کرنے والا ہمیشہ دوسروں کا محتاج رہتا ہے۔

۲۔ نبی کریمؐ نے اپنے عمل سے ہمیں محنت کی عظمت کا درس دیا ہے۔

۳۔ محنت سے کام کرنے والے شخص میں بددلی پیدا ہوتی ہے اور وہ دوسروں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ حضرت نوح علیہ السلام ــــــــــــــــــ کا کام کرتے تھے۔

۲۔ جو شخص جتنا محنتی ہوتا ہے وہ اتنا ہی ــــــــــــــــــ ہوتا ہے۔

۳۔ محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا ــــــــــــــــــ ہے۔

۴۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ساری ترقی محنت کی ــــــــــــــــــ ہے۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۵۔ ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

مفہوم:

ہر وہ چیز جو ہمارے ماحول کو خراب کرے اور سب کے لیے تکلیف کا باعث بنے آلودگی کہلاتی ہے۔
آلودگی کی مختلف صورتیں ہیں۔ شور و غل، گاڑیوں اور کارخانوں کا زہریلا دھواں، زہریلا پانی اور بے احتیاطی سے پھینکا ہوا کوڑا کرکٹ سب آلودگی کی قسمیں ہیں اور ہمارے ماحول کی خرابی اور بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔

PERFECT24U.COM

اسباب:

آج کل پوری دنیا ماحول کی آلودگی جیسے خطرناک مسئلے سے دوچار ہے۔ جگہ جگہ پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر، کوڑا کرکٹ بے احتیاطی سے عام راستوں اور گزرگاہوں میں پھینکنا، پلاسٹک کے تھیلوں کی بھرمار، فیکٹریوں، گاڑیوں اور مشینوں کا دھواں اور شور وغیرہ ماحولیاتی آلودگی کے اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ تمباکو نوشی گرد و غبار اور کیڑے مار ادویات کے غیر محتاط استعمال سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے فضا میں موجود قدرتی حفاظتی پردہ یعنی ''اوزون (ozone)'' کی تہہ تباہ ہو رہی ہے مختلف فیکٹریوں سے جو پانی خارج ہوتا ہے اس میں زہریلے کیمیائی مادوں کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جو انسانی صحت، فصلوں اور آبی حیات کے لیے انتہائی مہلک ہے۔ ندی، نالوں، نہروں اور دریاؤں میں کوڑا کرکٹ پھینکا جا رہا ہے جو صاف پانی کو گدلا اور زہریلا کرتا ہے۔
اسی طرح ہمارے اردگرد رکشوں، موٹر سائیکلوں، گاڑیوں، ریل، فیکٹریوں، ہوائی جہازوں اور چلاتی موسیقی سے جو شور و غل اور ناپسندیدہ آوازیں پیدا ہوتی ہیں اسے آواز کی آلودگی کہتے ہیں۔ یہ سب انسانی صحت اور ذہنی سکون کے لیے انتہائی مضر ہیں۔

NOT FOR SALE
perfect24u.com

perfect24u.com

ماحول کی آلودگی سے متعلق اسلامی تعلیمات:

ماحولیاتی آلودگی اس وقت دنیا کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کا احساس جدید دنیا کو اب ہو رہا ہے لیکن اس کے سدِّ باب کے لیے اسلامی تعلیمات پہلے سے موجود ہیں۔ صفائی اور پاکیزگی کو اسلامی تعلیمات میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۸)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صفائی اور پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے، فرمایا:

" اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ " (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)

ترجمہ: ''پاکیزگی ایمان کا حصّہ ہے۔''

اس وجہ سے یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے کہ ہم ماحول کو آلودگی سے بچانے میں مدد دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے درخت لگانے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے اور اسے صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ شجرکاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ ؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مل کر کھجور کے سینکڑوں پودے لگائے اور یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ پودے اور درخت ماحول کو آلودگی سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پودے اور درخت آکسیجن مہیا کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے۔

آلودہ اور تکلیف دہ ماحول کو ختم کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ

NOT FOR SAL

perfect24u.com

perfect24u.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کا ایک ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔ آپؐ راستوں کو صاف رکھنے کی تاکید فرماتے۔ راستے میں کوئی پتھر، جھاڑی یا رکاوٹ ڈالنے والی چیز دیکھتے تو آپؐ اُسے خود وہاں سے ہٹا دیتے۔ جو شخص راستے یا عمومی مقامات میں گندگی پھیلاتا، آپؐ اس سے سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ آپؐ نے سایہ دار جگہوں اور درختوں کے نیچے پاخانہ پیشاب کرنے (گندگی پھیلانے) سے بھی منع فرمایا ہے۔ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ نماز جیسی اہم عبادت کی ادائیگی کے لیے بھی جگہ کا پاک صاف ہونا لازمی ہے۔ آپؐ نے ایسے مکانوں کی تعمیر سے منع فرمایا ہے جن کی وجہ سے ہمسایوں کے مکانوں تک صاف اور تازہ ہوا پہنچنے میں رکاوٹ پیدا ہو۔

شور و غل کا انسانی صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس سے انسان اعصابی اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید میں عام گفتگو اور بول چال کے سلسلے میں آواز کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

PERFECT24U.COM

وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِكَ ؕ

(سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ "اور اپنی آواز کو پست رکھو"۔

اسی طرح آپؐ نے بھی زیادہ بلند آواز میں بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ آپؐ انسانوں کی راحت اور سکون کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپؐ جمعہ اور عیدین کے دن خاص طور پر نہانے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے اور خوشبو لگا کر مسجد میں جانے کی تاکید اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

ماحول کی آلودگی سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر:

۱۔ کوڑا کرکٹ اور گندگی کو راستوں میں نہ پھینکیں۔

۲۔ دھواں چھوڑتی ہوئی گاڑیوں کو ٹھیک کرائیں اور آبادی کو فیکٹریوں کے زہریلے دھوئیں سے محفوظ رکھیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ شوروغل پیدا نہ ہونے دیں۔ بے جا ہارن نہ بجائیں اور لاؤڈ سپیکر کا غلط استعمال نہ کریں۔

۴۔ کارخانوں کا زہریلا پانی نہروں اور دریاؤں میں نہ چھوڑیں، اسی طرح ندیوں، تالابوں نہروں اور دریاؤں میں گندگی یا پلاسٹک کے تھیلے وغیرہ نہ پھینکیں۔

۵۔ جنگلات اور درختوں کی حفاظت کریں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔

۶۔ جگہ جگہ تھوکنے سے پرہیز کریں۔

۷۔ تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے، اس سے گریز کریں۔

ہمیں چاہیے کہ

ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور ماحول کو آلودگی سے بچائیں۔

PERFECT24U.COM

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ ماحول کی آلودگی کے نقصانات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

۲۔ اسلام نے ماحول کی آلودگی کے سدِّ باب کے لیے کون سے رہنما اصول مقرر کئے ہیں؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ ماحول کی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

۲۔ ماحول کی آلودگی کے اسباب کیا ہیں؟

۳۔ ماحول کو آلودگی سے بچانے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے شجر کاری کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

٦۔ حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان اور مریض)

مفہوم:

حقوق ''حق'' کی جمع اور عباد ''عبد'' کی جمع ہے۔ حقوق العباد کے معنی ہیں بندوں کے حقوق۔ انسان مل جُل کر رہنا پسند کرتا ہے۔ جب بہت سارے انسان ایک جگہ مل کر رہتے ہیں تو اُن کے درمیان مختلف نوعیت کے تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ ان تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق، حقوق العباد کہلاتے ہیں۔

اہمیت:

اسلام زندگی کے ہر معاملے میں واضح اُصول پیش کرتا ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ معاشرتی زندگی میں تمام افراد کو اُن کے جائز حقوق ملتے رہیں تاکہ وہ سکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں اور اپنی صلاحتیں معاشرے کی ترقی کے لیے استعمال کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان حقوق کا واضح تعین کر دیا ہے اور ان حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی ہے تاکہ تمام لوگ خوشگوار اور مطمئن زندگی گزار سکیں اور مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رہیں۔

PERFECT24U.COM

اسلام میں بندوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ اگر کبھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں انسان سے کوتاہی ہو جائے اور انسان اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ وہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ بہت بڑا مہربان، رحم کرنے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ لیکن اگر حقوق العباد کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو اُس وقت تک معافی نہیں ملے گی جب تک وہ شخص جس کی حق تلفی ہوئی ہے خود اسے معاف نہ کر دے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن میری اُمت کا مفلس ترین شخص وہ ہے جس نے دنیا میں بہت زیادہ نیکیاں کمائی ہوں گی مگر حقوق العباد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جہنم میں

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ صفائی اور پاکیزگی کس چیز کا حصہ ہے؟ (حدیث، قرآن، ایمان)

۲۔ پودے اور درخت کیا مہیا کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے؟

(آکسیجن، ہائیڈروجن، فاسفورس)

۳۔ محسن انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے درخت لگانے کو کون سا عمل قرار دیا ہے؟

(ایثار، سخاوت، صدقہ جاریہ)

۴۔ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فریضہ ہے۔

(مذہبی، معاشی، اخروی)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے فضا میں موجود قدرتی حفاظتی پردہ یعنی اوزون کی تہہ مضبوط ہو رہی ہے۔

۲۔ ماحولیاتی آلودگی کے سدّ باب اور بچاؤ کے لیے اسلامی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔

PERFECT24U.COM

۳۔ پودے اور درخت ماحول کو آلودہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۴۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان کا ایک ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ ہر وہ چیز جو ہمارے ماحول کو خراب کرے اور سب کے لیے تکلیف کا باعث بنے

--------------- کہلاتی ہے۔

۲۔ آج کل پوری دنیا ماحول کی آلودگی جیسے --------------- مسئلے سے دوچار ہے۔

۳۔ کیڑے مار زرعی ادویات کے --------- استعمال سے بھی فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ --------------- رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ڈالا جائے گا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں بندوں کے حقوق کی کتنی اہمیت ہے یعنی جب تک ظالم، مظلوم سے معافی نہیں مانگے گا اُسے معاف نہیں کیا جائیگا۔

ذیل میں رشتہ داروں، مہمانوں اور مریضوں کے حقوق کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ا۔ رشتہ داروں کے حقوق:

والدین، اولاد اور میاں بیوی کے حقوق کے بعد اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت دیگر رشتہ داروں کے حقوق کو دی گئی ہے۔ والدین کے بعد ہمارا سب سے زیادہ قریبی اور گہرا تعلق رشتہ داروں سے ہوتا ہے۔ ہمارا پیارا دین اس تعلق کو گہرا اور مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کے حقوق کا خیال رکھیں اور اُن کی ضرورتوں کو پورا کریں۔ تلقین کی گئی ہے کہ جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس میں ترجیح اپنے رشتہ داروں کو دو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۶)

PERFECT24U.COM

ترجمہ: ''اور رشتہ دار کو اس کا حق دو''

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (بخاری: باب اثم القاطع)

ترجمہ: رشتہ دار سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں سے تعلقات کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱)

ترجمہ: "اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے حقوق کا مطالبہ کرتے ہو۔ اور رشتوں کو توڑنے سے بچو"

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔ یہ صفت نہ صرف آپس کی محبت کو بڑھاتی ہے بلکہ ماحول کو خوشگوار اور پُر امن بھی بناتی ہے۔ یہ صفت ہمارے معاشرتی نظام کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اس لیے بہت اہتمام سے ہمیں یہ اعلیٰ اخلاقی صفت اپنانی چاہیے۔ یہی ہمارے دین کا حکم ہے اور یہی اس کی تعلیم ہے۔

PERFECT24U.COM

رشتہ داروں کے حقوق درج ذیل ہیں:

۱۔ رشتہ داروں سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور اُن کی عزت اور احترام کرنا۔

۲۔ اُن کے دکھ درد، مصیبت اور پریشانی میں شریک رہنا اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو اُن کی مدد کرنا۔

۳۔ اُن کی خیر خواہی اور بھلائی کے لیے کوشش کرنا۔

۴۔ اُن کی مالی اور اخلاقی مدد کرنا، بیماری میں عیادت کرنا اور اُن کی ضرورتوں کو پورا کرنا۔

۵۔ گھر آنے پر حسب استطاعت اُن کی میزبانی کرنا۔

۶۔ وفات پر تعزیت کرنا اور خوشی پر مبارکباد دینا۔

۲۔ مہمان کے حقوق:

دین اسلام میں مہمانوں کے حقوق ادا کرنے پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ اُن سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ہے اور اُن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دیا گیا ہے۔ مہمانوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور عزت کے ساتھ پیش آنے اور ان کی خوشی اور ضرورتوں کا خیال رکھنے کو کہا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مہمانوں کی عزت وتکریم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ (بخاری، کتاب الاداب)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام واحترام کرے۔

یعنی جب مہمان گھر میں تشریف لائے تو اُس کا خندہ پیشانی سے استقبال کرے، اسے ممکن حد تک آرام وسکون پہنچائے، اپنی استطاعت کے مطابق اُس کی تواضع کرے کوئی ایسی بات یا کام نہ کرے جس سے اُسکی دل آزاری یا تحقیر ہو۔

PERFECT24U.COM

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے گھر میں جب بھی کوئی مہمان آتا تو آپؐ اُسکی خدمت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے، گھر میں جو کچھ ہوتا اس سے مہمان کی خاطر داری فرماتے۔

مہمانداری کے متعلق ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک مسافر (مہمان) آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اُنھیں گھر لے گئے تو پتہ چلا کہ گھر میں صرف انہی کے حصے کا کھانا موجود ہے۔ اُنھوں نے رات کی تاریکی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر چراغ بجھا دیا اور یوں ظاہر کیا کہ جیسے وہ بھی مہمان کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا:

"رات کو تمھاری مہمان داری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی"

اس طرح مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ میزبان کے ہاں زیادہ ٹھہر کر اسے تکلیف اور مشقت میں نہ ڈالے۔ آپؐ کا ارشاد

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

ہے ''مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو پریشانی میں مبتلا کر دے''۔

۳۔ مریض کے حقوق:

مریضوں کے حقوق ادا کرنے کی دین اسلام میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ مریض کی دیکھ بھال، خدمت اور غم خواری کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔ نبی کریمؐ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیمار کی عیادت کرنا مریض کا حق ہے۔ مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہے اور تعالیٰ سے محبت کرنے کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا اس کے بندوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتا۔ مریض کی غم خواری اور ہمدردی سے غفلت برتنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے کے مترادف ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی! بندہ کہے گا۔ پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب ہیں۔ بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تُو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے وہاں پاتا''

PERFECT24U.COM

جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو وہ مصیبت اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کی خبر گیری کرنا اور اُسے تسلی دینا اجر و ثواب اور اس کے لیے تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی وہ جنت کے بالا خانے میں ہوگا''۔

اسی طرح آپؐ کا ارشاد ہے:

مَنْ عَادَ مَرِیْضاً لَمْ یَزَلْ فِیْ خِرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعُ

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ والادب)

ترجمہ ''جو کسی مریض کی عیادت کرے وہ جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹے''

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور اُن کی صحت یابی کے لیے دُعا فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے تھے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

لہذا ہمیں بھی مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے۔ سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار کے پاس جائے تو اس کی صحت کے لیے دُعا کرے، اُسے تسلی اور حوصلہ دے۔ اگر مریض غریب، نادار، اور محتاج ہو تو اس کی مالی اعانت بھی کرے۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ حقوق العباد پر نوٹ لکھیں۔

۲۔ مہمانوں کے حقوق سنت نبوی اور صحابہ کرام کے طرز عمل کی روشنی میں بیان کریں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ حقوق العباد کا مطلب بیان کریں۔

PERFECT24U.COM

۲۔ مریض کے حقوق بیان کریں۔

۳۔ رشتہ داروں کے حقوق بیان کریں؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر کیا کیا؟ (چراغ بجھا دیا، چراغ روشن کر دیا، چراغ توڑ دیا)

۲۔ مریض کی دیکھ بھال، خدمت اور غم خواری کرنا مسلمانوں پر کیا ہے؟

(مستحب، فرض، جائز)

۳۔ ''عباد'' کون سے لفظ کی جمع ہے؟ (عبادت، عبد، معبود)

۴۔ والدین اور اولاد کے بعد اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت کس کے حقوق کو دی گئی ہے۔؟

(رشتہ داروں، مہمانوں، ہمسایوں)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ سنت یہ ہے کہ جب کوئی بیمار کے پاس جائے تو اس کی صحت کے لیے دُعا کرے اور اُسے تسلی اور حوصلہ دے۔

۲۔ رشتہ داروں سے تعلق جوڑنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہوگا۔

۳۔ مفلس ترین شخص وہ ہے جس نے دنیا میں نیکیاں کمائیں مگر حقوق العباد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

۴۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت نہیں کی وہ جنت کے بالاخانے میں ہوگا۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ مختلف نوعیت کے تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق۔۔۔۔۔۔ کہلاتے ہیں۔

۲۔ اسلام میں بندوں کے حقوق کو بڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حاصل ہے۔

PERFECT24U.COM

۳۔ رشتہ داروں سے تعلق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۴۔ رشتے داروں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرنا اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نام ونسب:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام عائشہؓ لقب صدّیقہ اور حُمیرا اور رکنیت اُمِّ عبداللہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپؓ کی والدہ کا نام زینب تھا۔ ان کی کینت اُم رومان تھی اور وہ قبیلہ غنم بن مالک سے تھیں۔

ولادت:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت نبوی کے چار برس بعد شوال کے مہینے میں پیدا ہوئیں۔

PERFECT24U.COM

نکاح:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خولہ بنت حکیم کے ذریعے سے آپؓ کا عقد نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے طے کرایا۔ پانچ سو درہم مہر قرار پایا۔ یہ نبوت کے ۱۰ ویں سال کا واقعہ ہے۔ یہ نکاح اسلام کی سادگی کی حقیقی تصویر تھی۔

جہاد میں شرکت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوہ احد اور غزوہ بنو مصطلق میں شرکت کی۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ وہ مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

علم اور فضل وکمال:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بچپن ہی سے دانش مندی اور فراست کی صفات موجود تھیں۔علم و ذہانت میں اپنے تمام بہن بھائیوں پر سبقت لے گئیں تھیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت کرتے تھے)۔فراست اور شریں بیانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں ۔ جب وہ گفتگو فرماتیں تو رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم انکی طرف متوجہ ہوتے اور خانہ داری کے معاملات میں ان سے مشورہ طلب کرتے اور اس پر عمل کیا کرتے تھے ۔ آپؓ کی دانش مندی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ آپؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت میں صرف نو سال دو مہینے بارہ دن گزارے۔اس قلیل عرصہ میں آپؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات سے اس قدر استفادہ کیا کہ ان کے بعد جب کسی معاملے پر صحابہ کرام فیصلہ نہ کر پاتے تو اسے سلجھانے کے لئے آپؓ کی خدمت میں آتے اور آپؓ اسے حل کر دیتی تھیں۔ وہ علم کا دریا تھیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جامع ترمذی میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو کبھی کوئی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی جس کو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق معلومات نہ ملی ہوں۔امام زہری فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالمہ تھیں۔ اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے :

میں نے قرآن ،فرائض ، حلال وحرام ، فقہ، اسلامی شاعری ، طب ،عرب کی تاریخ اور نسب کے علم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

PERFECT24U.COM

اخلاق وعادات:

اخلاقی حیثیت سے بھی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلند مرتبہ کی مالکہ تھیں۔ وہ نہایت قانعہ تھیں ، غیبت سے بہت نفرت کرتی تھیں ، تکبر سے بیزار تھیں اور سب کو تکبر سے دور رہنے کی تلقین کرتی تھیں ۔ وہ خودداری ، ہمت ، شجاعت ، دلیری اور سخاوت کا عملی نمونہ تھیں ۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

دیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا اتفاق سے اس دن روزہ رکھا تھا لونڈی نے عرض کیا کہ افطار کے لیے کچھ نہیں ہے فرمایا پہلے سے کیوں یاد نہ دلایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دریا دلی کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تو انہوں نے اپنے فرزند کو بلایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جا کر میرا اسلام کہنا اور عرض کرنا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کرنے کی اجازت دیدیں اور یہ بھی کہنا کہ یہ صرف ایک گزارش ہے اگر وہ منظور فرمالیں تو عمر کی خوش نصیبی ہے اور اگر وہ منظور نہ کریں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کر دینا۔ چنانچہ آپؓ نے اپنے اوپر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجیح دی۔

وفات وتدفین:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخیر زمانہ خلافت تھا کہ رمضان میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اس وقت ان کی عمر چالیس سے اوپر تھی۔ ان کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی جو کہ اس وقت مروان بن الحکم کی طرف سے مدینے کے گورنر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ رات کے وقت اٹھایا جائے اور مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

PERFECT24U.COM

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت اور اخلاق پر بحث کریں؟

۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علمی مرتبہ اور دینی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

2۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ آپؓ کا نام ونسب کیا تھا؟

۲۔ آپؓ نے کون کون سی غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۳۔ آپؓ کی سخاوت کا ایک واقعہ بیان کریں۔

۴۔ آپؓ کے علم و فضل کے بارے میں عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کیا ہے؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت کیا تھی؟ (اُمّ عبد اللہ، ام حکیم، اُمّ زبیر)

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش بعثت نبوی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے کتنے برس بعد ہوئی؟

(چار، پانچ، چھے)

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت میں کتنی مدت تک رہیں؟

(نو سال، پندرہ سال۔ بیس سال)

۴۔ آپؓ کی تدفین کہاں ہوئی؟ (جنت البقیع، مسجد نبوی، مکہ مکرمہ)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

PERFECT24U.COM

۱۔ غزوہ احد اور غزوہ مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرکت کی۔

۲۔ آپؓ غزوات میں تیر اندازی کرتی تھیں۔

۳۔ ایک مرتبہ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر دیئے۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ــــــــــــــ تھا۔

۲۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ـــــــ کے ذریعے سے آپؓ کا عقد نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے طے کرایا۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ــــــــــــــ کے مہینے میں ہوئی

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ ــــــــــــ کے وقت اٹھایا جائے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

عظیم صوفی بزرگ اور شاعر:

برصغیر پاک و ہند میں اسلام صوفیاء کرام کی کوششوں سے پھیلا۔ وہ ہمہ وقت تجدید و احیاء دین کی تدابیر سوچنے میں مصروف رہے۔ بلاشبہ ان بزرگوں نے جب بھی قوم کا اخلاقی مزاج بگڑتا ہوا دیکھا تو اپنی تمام تر علمی اور عملی صلاحتیں افراد کی تربیت میں صرف کر دیں ان ہی بزرگوں میں سے بابا فرید بھی تھے جنھیں گنج شکر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ملتان کے نزدیک کھتوال کے مقام پر پیدا ہوئے تھے۔ بابا فرید گنج شکر نسب کے لحاظ سے فاروقی ہیں۔ آپ کے والد صاحب عالم فاضل اور دیندار بزرگ تھے۔

ابتدائی تعلیم:

بابا فرید گنج شکر ابھی کم سن ہی تھے کہ ان کے والد ماجد نے وفات پائی۔ ان کی تعلیم کی ساری ذمہ داری والدہ محترمہ کے سر آن پڑی۔ وہ علم و فضل کے اعتبار سے بلند مقام رکھتی تھیں۔ انھوں نے نہایت توجہ سے اپنے لخت جگر کی تربیت کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کھتوال میں حاصل کی۔ والدہ محترمہ کو ان کی مزید تعلیم کی فکر ہوئی کھتوال میں کوئی ایسا عالم نہ تھا جو آپ کو مروجہ علوم کی تکمیل کرا سکتا۔ ملتان ان دنوں علم و دانش کا مرکز تھا۔ وہاں بڑے بڑے نامور علماء کرام موجود تھے چنانچہ بابا فرید گنج شکر کی والدہ صاحبہ نے انھیں مزید تعلیم کے لئے ملتان بھیج دیا۔ آپ منہاج الدین کی مسجد میں زیر تعلیم تھے جہاں ان کی ملاقات جناب خواجہ بختیار کاکیؒ سے ہوئی اور وہ ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ بابا فرید گنج شکر اپنے مرشد کے حکم پر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے قندھار اور دہلی پہنچ گئے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر کو جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے دہلی میں تبلیغ و ہدایت کے منصب پر مامور فرمایا تو اس وقت کے حالات نامساعد تھے۔ مرشد کی وفات پر ان کو سلسلہ چشتیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ وہ معین الدین چشتی اور بختیار کاکی کے بعد اس سلسلے کے تیسرے بڑے شیخ ہیں۔

دہلی سے پاک پتن:

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو دہلی کی شاہانہ طرز زندگی پسند نہ تھی جس کی وجہ سے وہ پہلے پالنسی اور پھر

PERFECT24U.COM
NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اجودھن یا پاک پتن میں مقیم ہوگئے۔ پاک پتن اس زمانے میں ایک اہم تجارتی مرکز تھا اور دریائے ستلج کو یہیں سے عبور کیا جاتا تھا۔ یہ بہت تہذیب یافتہ اور متمدن شہر تھا۔ اس لئے دور دور سے طلباء کرام اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے بابا فرید گنج شکر کے پاس پاکپتن آتے تھے۔

علم و فضل:

آپ عربی و فارسی کے جید عالم تھے اور صوفی شاعر بھی تھے۔ ان کے ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے:

''میں سمجھا تھا کہ دکھ صرف مجھے ہی ہے لیکن دکھ تو سارے جہاں کو ہے اوپر چڑھ کر دیکھا تو پتہ چلا کہ گھر گھر یہی آگ سلگ رہی ہے''۔

ان کے ایک اور شعر کا مطلب اس طرح ہے۔

''فرید خاک کی ناقدری نہ کرو کیونکہ زندگی میں اس پر پاؤں سے کھڑے ہوتے ہیں اور مرنے پر یہ اوپر سے ڈھانپتی ہے۔''

PERFECT24U.COM

وفات:

بابا فرید 93 سال کی عمر پا کر 1266ء میں وفات پا گئے انہوں نے خود ہی کہا تھا۔ ''دیوار پرا ُگا درخت کب تک حوصلہ مند رہے گا، کچے برتن میں کب تک پانی سنبھالا جا سکتا ہے۔''

مشق

1۔ درج ذیل کا تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ فریدالدین گنج شکر کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ پاک و ہند میں اسلام کن کی کوششوں سے پھیلا؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

۲۔ آپ دہلی سے پاک پتن کیوں چلے گئے؟

۳۔ آپ کے پیرومرشد کون تھے؟

۴۔ آپ نے کے کسی شعر کا ترجمہ لکھیں۔

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ بابا فرید گنج شکر کا نسب کیا ہے؟ (عثمانی، فاروقی، علوی) تھے

۲۔ آپ کی تعلیم و تربیت کس نے کی؟ (والد نے، والدہ نے، دادا نے)

۳۔ آپ کے والد کیا تھے؟ (فوج کے سپہ سالار، عالم دین، بادشاہ)

۴۔ وفات کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ (۱۰۰سال، ۶۳سال، ۹۳سال)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

PERFECT24U.COM

۱۔ آپ ملتان کے نزدیک کھتوال کے مقام پر پیدا ہوئے تھے۔

۲۔ تصوف میں آپ کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے تھا۔

۳۔ مرشد کی وفات پر ان کو سلسلہ چشتیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔

۴۔ انھوں نے خود ہی کہا تھا کہ خشکی کا درخت کب تک قائم رہے گا۔

5۔ خالی جگہ مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

۱۔ پاک وہند میں اسلام ــــــــــــــــ کی کوششوں سے پھیلا۔

۲۔ بابا فرید گنج شکر صوفی ــــــــــــــــ تھے۔

۳۔ آپ کی وفات سن ــــــــــــــــ عیسوی میں ہوئی۔

۴۔ پاکپتن اس زمانے میں ایک اہم ــــــــــــــــ مرکز تھا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

صلاح الدین ایوبی

سلطان صلاح الدین، ایوبی سلطنت کے بانی تھے۔ وہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم کے مشہور فاتحین حکمرانوں میں سے ہیں۔ وہ 1138ء میں عراق کے شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔ ان کی زیر قیادت ایوبی سلطنت نے مصر و شام و یمن و عراق و حجاز اور دیار باکر پر حکومت کی۔ صلاح الدین ایوبی کو فیاضی، حسن خُلق، سخاوت، اور بہادری کے باعث نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ صلاح الدین کو فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے جنھوں نے 1187ء میں یورپ کی متحدہ افواج کو عبرتناک شکست دے کر بیت المقدس ان سے آزاد کروالیا تھا۔

PERFECT24U.COM

ابتدائی دور:

سلطان صلاح الدین نسلاً کرد تھے۔ شروع میں وہ سلطان نورالدین زنگی کے یہاں ایک فوجی افسر تھے۔ مصر کو فتح کرنے والی فوج میں سلطان صلاح الدین بھی موجود تھے اور اس کے سپہ سالار شیر کوہ صلاح الدین کے چچا تھے۔ مصر فتح ہو جانے کے بعد صلاح الدین کو 1169ء میں مصر کا حاکم مقرر کر دیا گیا۔ اسی زمانے میں انھوں نے یمن بھی فتح کر لیا۔ نورالدین زنگی کے انتقال کے بعد چونکہ اس کی کوئی لائق اولاد نہیں تھی اس لئے صلاح الدین حکمرانی پر فائز ہوئے۔

کارنامے:

صلاح الدین اپنے کارناموں میں نورالدین زنگی پر بھی بازی لے گئے۔ اُن میں جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور بیت المقدس آزاد کرانا ان کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ مصر کے بعد صلاح الدین نے 1182ء تک

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لئے۔ اسی دوران صلیبی سردار رینالڈ کے ساتھ چار سالہ معاہدہ صلح ہو چکا تھا جس کی رو سے دونوں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند تھے۔ لیکن یہ معاہدہ محض کاغذی اور رسمی تھا۔ صلیبی بدستور اپنی اشتعال انگیزیوں میں مصروف تھے اور مسلمانوں کے قافلوں کو برابر لوٹ رہے تھے۔

جنگ حطین:

1186ء میں عیسائیوں کے ایک ایسے ہی حملے میں رینالڈ نے یہ جسارت کی کہ بہت سے دیگر عیسائی امراء کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کی غرض سے روانہ ہوا۔ صلاح الدین ایوبی نے ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے اور فوراً رینالڈ کا تعاقب کرتے ہوئے حطین میں اسے جالیا۔

سلطان نے یہاں دشمن کے لشکر پر ایک ایسا آتش گیر مادہ ڈلوایا جس سے زمین پر آگ بھڑک اُٹھی۔ چنانچہ آتشیں ماحول میں 1187ء کو حطین کے مقام پر تاریخ کی خوفناک ترین جنگ کا آغاز ہوا اس جنگ کے نتیجے میں تیس ہزار عیسائی ہلاک ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنا لئے گئے۔ رینالڈ گرفتار ہوا اور سلطان نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر قلم کر دیا۔ اس جنگ کے بعد اسلامی افواج عیسائی علاقوں پر چھا گئیں۔

PERFECT24U.COM

فتح بیت المقدس:

حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین نے بیت المقدس کی طرف رُخ کیا ایک ہفتہ تک خونریز جنگ کے بعد عیسائیوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور رحم کی درخواست کی۔

بیت المقدس پورے 88 سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا اور تمام فلسطین سے مسیحی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ صلاح الدین نے بیت المقدس میں داخل ہو کر وہ مظالم نہیں کئے جو اس شہر پر قبضہ کے وقت عیسائی افواج نے کئے تھے۔

صلاح الدین ایک مثالی فاتح کی حیثیت سے بیت المقدس میں داخل ہوا۔ اس نے جزیہ لے کر ہر عیسائی

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

کو امان دے دی اور جو غریب جزیہ نہیں ادا کر سکے ان کے جزیے کی رقم صلاح الدین اور اس کے بھائی فلک عادل نے خود ادا کی۔ صلاح الدین ایوبی نے 1193ء میں وفات پائی۔

مشق

1۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے عسکری کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ بیت المقدس کو عیسائیوں سے کب اور کس نے آزاد کرایا؟

۳۔ جنگ حطین کن لوگوں کے درمیان ہوئی تھی؟

۴۔ بیت المقدس فتح کرنے کے بعد صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں سے کیا سلوک کیا؟

PERFECT24U.COM

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ جنگ حطین کب ہوئی؟ (1193ء، 1186ء، 1187ء)

۲۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کس کے پاس فوجی افسر تھے؟

(جلال الدین اکبر، شمس الدین التمش، نور الدین زنگی)

۳۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟ (مصر کی فتح، شام کی فتح، بیت المقدس کی فتح)

۴۔ سلطان صلاح الدین نسلاً کیا تھے؟ (قبطی، کرد، ہاشمی)

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ سلطان صلاح الدین سلطنت عثمانیہ کے بانی تھے۔

۲۔ صلاح الدین کو فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے۔

۳۔ مصر کے بعد آپ نے 1182ء تک شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لئے۔

۴۔ حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین نے اندلس کی طرف رُخ کیا۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں

ا۔ سلطان صلاح الدین تاریخ اسلام کے مشہور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سے ہیں۔

۲۔ صلاح الدین کو 1169ء میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا حاکم مقرر کر دیا گیا۔

۳۔ صلاح الدین اپنے کارناموں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر بھی بازی لے گئے۔

PERFECT24U.COM

۴۔ بیت المقدس پورے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

علامہ ابن خلدون

یکم رمضان 732ہجری کو تیونس کے معروف سیاست دان، مؤرخ اور ماہر سماجیات ابن خلدون پیدا ہوئے۔ آپ کا پورا نام ابوزید عبدالرحمٰن ہے اور ابن خلدون کے نام سے شہرت پائی۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مروجہ علوم یعنی قرآن، حدیث، فقہ، علم الکلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق کی تحصیل کی۔ آپ کو والیٔ تیونس کے دربار میں ایک کاتب کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔ یہ کام اتنا سادہ اور کم درجے کا تھا کہ ابن خلدون کی اعلیٰ طبیعت اس پر قناعت نہ کر سکی اور بعد میں اسے چھوڑ کر اندلس کی ریاست غرناطہ میں اقامت پذیر ہوئے۔

کچھ عرصہ غرناطہ میں رہ کر جب یہاں کے حالات موافق نظر نہیں آئے تو مراکش چلے گئے۔ اور آخر کار سیاست سے کنارہ کش ہو کر تعلیم و تدریس کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ابن خلدون نے جب علمی مشاغل کا آغاز کیا اور دینی حلقوں میں ان کی قابلیت اور وسیع تجربے کا شہرہ ہوا تو تیونس کے سب سے بڑے مفتی اور فقیہ محمد بن عرفہ ان کے مخالف ہوئے۔ ان کی مخالفت کی وجہ سے ابن خلدون کو تیونس چھوڑنا پڑا۔ آپ نے سلطان سے حج کی اجازت لی اور مشرق کا رخ کیا۔

PERFECT24U.COM

جامعہ ازہر میں تعلیم و تدریس کا مشغلہ:

ابن خلدون پہلے مصر پہنچے، یہاں ان کی شہرت چونکہ ان سے پہلے ہی پہنچ چکی تھی، اس لئے جامعہ ازہر کے طلباء ان کے پاس آئے اور انھوں نے اصرار کیا کہ انھیں اپنے علوم سے مستفید کریں۔ آپ نے اس خدمت کو قبول کیا اور ایک عرصہ تک فقہ مالکی پڑھاتے رہے۔ ان کی مقبولیت کی وجہ سے فقہ مالکی کی قضا کا منصب آپ کے سپرد ہوا جس کو آپ نے بڑے احسن طریقے سے نبھایا۔ انھوں نے رشوت اور بدعنوانی کے خلاف سخت احکامات صادر کئے اور حق و انصاف کی خاطر ہر طرح کی سفارش کو ٹھکرا دینے کا اعلان کیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

اخلاق وعادات:

ابن خلدون عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ وہ جفاکش تھے اور مصائب ومشکلات سے گھبرانے والے نہیں تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ وزارت ان سے چھین لی گئی اور جیل کی چار دیواری میں پابند رہنے پر مجبور ہوئے۔ مشکل حالات میں ثابت قدم رہنا، ابن خلدون کی شخصیت کی وہ خوبی ہے جو ان کو فلسفے کے حلقے سے نکال کر دور رس اور زیرک سیاست دان کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی اس خوبی اور صلاحیت کو کسی بلند سیاسی نصب العین کے حصول کے لیے استعمال نہ کر سکے۔

وہ ایک نہایت نادر شخصیت کے مالک تھے، پیچیدہ حالات، فرقہ بندیوں، سازشوں، اور خودسر بادشاہوں کی صحبتوں میں رہ کر انھوں نے ملکی امور میں بڑی سرگرمی اور امتیاز کے ساتھ حصہ لیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے ہمعصر کبھی تو ان کی تعریف وتحسین کرتے اور کبھی برائی بیان کرتے۔ وہ ایک ماہر سیاستدان، تجربہ کار، مُدبّر اور اپنی فوج کے ایک نامور اور ممتاز فرد تھے۔ مشورہ میں ان کی رائے صائب اور ان کا کلام پُرتاثیر اور دلنشین ہوتا تھا۔

PERFECT24U.COM

علم وفکر کا مقام:

ان کو فقہ، حدیث، عربی ادب اور دینی معارف سمیت اپنے زمانے کے تمام علوم میں مہارت حاصل تھی۔ ابن خلدون نے تاریخی فکر کو ایک نئے مرحلے تک پہنچایا اور واقعات نقل کرنے کی صورت میں تاریخ لکھنے کی روش کو تجزیاتی اور علمی روش میں تبدیل کر دیا۔

اس کی علمی خدمات کا صحیح تجزیہ یہ ہے کہ اس کی تین علیحدہ علیحدہ حیثیتیں ہیں۔

۱۔ مؤرخ کی حیثیت

۲۔ فلسفہ تاریخ کے بانی کے لحاظ سے

۳۔ عمرانیات میں امام وپیشرو کے اعتبار سے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

perfect24u.com

وفات:

ابن خلدون کا انتقال 26 رمضان المبارک 808 ھجری کو ہوا۔

مشق

1۔ درج ذیل کا تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ ابن خلدون کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں؟

۲۔ ابن خلدون کا علمی مقام اور مرتبہ کیا تھا؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

PERFECT24U.COM

ا۔ ابن خلدون کا پورا نام کیا ہے؟

۲۔ آپ نے علم کی کون سی شاخ کی بنیاد رکھی؟

۳۔ آپ کی سیاسی زندگی کیسی تھی؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ ابن خلدون کہاں پیدا ہوئے؟ (مصر، تیونس، قرطبہ)

۲۔ آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ کہاں جاری رکھا؟ (جامعہ ازہر، دارالعلوم دیوبند، جامع مسجد قرطبہ)

۳۔ والیِ تیونس کے پاس آپ کو کون سا عہدہ ملا؟ (سپہ سالار، کاتب، وزیر)

۴۔ آپ کی وفات کب ہوئی؟ (۸۵۰ھ، ۸۰۸ھ، ۸۱۰ھ)

NOT FOR SALE

perfect24u.com